REGD. No 861

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷/۱/۲ روپے
فی پرچہ ۲ ؍

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۵ | ۱۲ صلح ۱۳۳۵ ھش | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ | ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۲

حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین!

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی اے)

گذشتہ دنوں شرپسند اور فرقہ دارانہ ذہنیت رکھنے والے ایک شخص نے اپنے کتے کا نام "محمد" رکھ کر اور اس کی گمشدگی کا اشتہار دو اخبارات "پائنیر" اور "سوتنتر بھارت" میں شائع کرا کے جس کمینگی اور شرارت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا ذکر گزشتہ اشاعت میں آچکا ہے جیسا کہ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جمعیتہ العلماء ہند اور بعض دوسرے ذمہ دار لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ یہ فتنہ انگیز حرکت یقیناً ایک سوچی سمجھی ہوئی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ایسی نہیں جس سے ہندوستان کا کوئی معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی ناواقف ہو۔ اور وہ جذبات عقیدت و احترام جو مسلمانانِ عالم کے دلوں میں بلکہ دنیا کے بے شمار غیر مسلموں کے دلوں میں آپ کی ذات ستودہ صفات کے متعلق پائے جاتے ہیں اس سے آگاہ اور باخبر نہ ہو۔ اسلام کا تقریباً سوا ہزار سال سے بھارت سے تعلق ہے۔ اور اس لمبے عرصہ میں سینکڑوں کتابیں اور مضامین اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے متعلق خود ملک کے ہندوؤں نے لکھے ہیں۔ یہاں تک کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے بھی اپنی مشہور کتابوں "Glimpses of World History" اور "Discovery of India" میں حضرت پیغمبر اسلام علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی تعلیم اور کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔ اور تقریباً ہزار سال سے ہندوستان کے تمام علاقوں میں ہندو اور مسلمان اکٹھے رہ کر ایک دوسرے کے خیالات معتقدات اور تعلیمات سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور انگریزوں کے زمانہ میں جب ان کی تفرقہ ڈال کر حکومت کرنے کی پالیسی کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بعض شریر اور کوتاہ فہم لوگوں نے توہین کا ارتکاب کر کے مسلمانوں کے جذبات کو انتہائی طور پر مجروح کیا۔ اس کے نقصان دہ عواقب سے بھی آگاہ ہیں۔

اندریں حالات حضرت سرور کائنات کی توہین کا بار بار ارتکاب اس بات کا ثبوت ہے۔ جیسا کہا گیا ہے۔ کہ اس شرارت کے پس پردہ ضرور کوئی گہری سازش ہے جس کا مقصد ایک طرف سیکولر حکومت کو بدنام کرنا ہے اور دوسری طرف ملک کی سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں میں عدم اعتمادی اور بے اطمینانی پیدا کرنا ہے۔ ورنہ اس موقعہ پر جبکہ ابھی تھوڑی دیر پیشتر ہی عرب بادشاہ کا شاندار استقبال ہمارے ملک کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اور ان پر مسلمانانِ ہند کے آرام و اطمینان سے رہنے کو واضح کیا جا چکا ہے۔ اور عنقریب شاہ ایران بھی ہمارے ملک میں وارد ہو کر ہماری سرکار کی سیکولر پالیسی کے نتائج بچشم خود دیکھنے والے ہیں۔ اس شرارت کا اعادہ اور کسی نتیجہ تک نہیں پہنچاتا۔ پس حکومت یوپی کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ذرائع کو استعمال کر کے اس سازش کا پتہ لگائے اور ان شریروں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ جو فرقہ دارانہ سیاہی سے اپنے منہ بھی سیاہ کر رہے ہیں اور ہمارے ملک کے روشن چہرہ پر بھی سیاہ داغ لگا رہے ہیں۔ نیز یہ ضروری ہے کہ مرکزی پارلیمنٹ بہت جلد پیشوایانِ مذاہب کے احترام کا موثر قانون پاس کرے۔ اور ہر اہلِ مذہب کو یہ اختیار دے کہ وہ اپنے اپنے پیشوا کی عزت کے تحفظ کے لئے قانونی چارہ جوئی کر سکے۔

ایسے واقعات کے انسداد کے لئے ایک تجویز

اس موقعہ پر ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں بھی ادب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ جہاں ناموس رسول کے لئے پوری جدوجہد سے قانونی چارہ جوئی کریں وہاں دنیا کے اس محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور سوانح حیات کو ہندوستان کی مختلف زبانوں میں کثرت سے شائع کر کے اپنے غیر مسلم برادران کے دلوں میں اس محبوب اور مقبول رسول ؐ کی عظمت بٹھائیں تاکہ سنجیدہ اور انصاف پسند طبقہ ایسی شر انگیز حرکات کے اعادہ کو روک سکنے کے لئے ان سے تعاون کر سکے اور آئندہ ایسی شرارتوں کا بھی سدباب ہو۔ اگر چند مخیر اور مخلص مسلمان بھی اس کار خیر کا بیڑا اٹھا لیں تو ہر ہندو، سکھ اور عیسائی کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات کا ایک نسخہ پہنچ جانا کوئی مشکل نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگریزی سوانح حیات نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے پاس تیار ہیں۔ احباب اپنے تبلیغی حلقہ کے مطالعہ کیلئے منگوانا چاہیں وہ اطلاع دیں [illegible]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

اطلاع

ربوہ ۹ رجنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور میں تین روز قیام فرمانے کے بعد کل بذریعہ موٹر کار واپس تشریف لے آئے۔ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

(ربوہ ۷ رجنوری) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سے اعصابی تکلیف میں کسی قدر اضافہ ہے اور دل پر بوجھ رہتا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو چند دن سے درد اور گھبراہٹ کی شدت زیادہ ہے رات بھی باوجودیکہ کے اکثر بے چینی اور بے خوابی میں گزرتی ہے احباب خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات تمام دنیا پر

(ملفوظات حضرت مسیح موعود)

"خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو۔ اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں۔ اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اس کی عزت اور جلال پر حملہ کرتے ہیں وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اُترتے ہیں۔ اور اس کے احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنیٰ غلاموں سے شمار کرتے ہیں کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں۔ خدا داد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا اُن لوگوں کا کام ہے۔ جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں۔ کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں۔ جس نے بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا۔ لیکن جس قدر ثبوت آنجناب کی نبوت کے بارے میں بہم پہنچے ہیں جو تک ظاہر ہو رہے ہیں اُن کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔

آپ لوگ اس دلیل کو نہیں سمجھ سکتے کہ جب زمین گناہ اور پاپ سے پلید ہو جاتی ہے۔ اور خدا کے ترازو میں بدکاریاں اور بدچلنیاں اور بے باکیاں نیک کاموں سے بہت بڑھ جاتی ہیں۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنے بندے کو بھیج کر زمین کے فسادوں کی اصلاح کی جائے۔ بیماری طبیب کو چاہتی ہے۔ اور آپ لوگ اس بات کو سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ استعداد رکھتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ بقول آپ صاحبوں کے وید ایسے وقت میں نہیں آیا جبکہ گناہ کا طوفان برپا تھا بلکہ ایسے وقت میں آیا۔ جبکہ زمین پر کوئی گناہ دکھائی نہ دیتا تھا تو کیا آپ صاحبوں کی نظر میں یہ بات قیاس سے دور ہے کہ ایسے وقت میں کوئی نبی ظاہر ہو جبکہ گناہ کا طوفان ہر ایک ملک میں اپنی تیز رفتار کے ساتھ جاری ہو۔

میں نہیں امید رکھتا کہ آپ لوگ اس تاریخی واقعہ سے بے خبر ہوں گے کہ جب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کو اپنے وجود سے عزت دی تو وہ زمانہ ایک ایسا تاریک زمانہ تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا۔ اور جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔ اُس زمانہ میں آریہ ورت میں بھی بت پرستی نے خدا پرستی کی جگہ لے لی تھی۔ اور وید کا مذہب بھی بہت سا بگڑ گیا تھا۔

ایسا ہی پادری فنڈل صاحب مصنف میزان الحق جو عیسائی مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے اپنی کتاب میزان الحق میں لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی اور ان کی بدچلنیاں عیسائی مذہب کی عار اور شرمناک عیب تھیں اور خود قرآن شریف بھی اپنے نزول کی وجہ یہی بتلاتا ہے۔"

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے زینا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

میڈم سن یاٹ سن کو انگریزی قرآن کریم کا تحفہ

عوامی چین کی کانگریس کی اسٹیرنگ کمیٹی کی نائب چیئرمین میڈم سن یاٹ سن کی کلکتہ میں تشریف آوری پر جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی قرآن کریم بطور تحفہ پیش کرنے کے لئے ہجلسٹی آفسر سے سکریٹریٹ بلڈنگ میں خاکسار نے بمعیت مکرم شیخ احمد صاحب سابق سیکرٹری تعلیم و تربیت ملاقات کی۔ ہجلسٹی آفیسر نے نہایت خندہ پیشانی سے گفتگو فرمائی۔ اور وعدہ فرمایا کہ ہمارا تحفہ میڈم مذکور کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ چنانچہ دو جلد نہایت خوبصورت کپڑے میں لپیٹ کر آپ کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ جسے انہوں نے نہایت تعظیم کے ساتھ قبول فرمایا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ ہمارا یہ تحفہ بہتوں کے لئے ہدایت کا باعث ثابت ہو۔ آمین۔

خاکسار سید بدرالدین احمد عفی عنہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کلکتہ

وزراء سے ملاقات اور ہمارے پاسپورٹ

۸ جنوری۔ امرتسر میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ و مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال نے جناب لالہ بھیم سین صاحب سچر وزیراعلیٰ پنجاب و دیگر چار وزراء سے ملاقات کر کے یہ گذارش کی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کئی ماہ کے بعد بیرونی ممالک سے پاکستان تشریف لائے ہیں اور ابھی تک بیمار ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ مکرم مرزا وسیم احمد صاحب کو پاسپورٹ کی سہولت بہم پہنچائی جائے تا وہ اپنے والد بزرگوار کی عیادت کر سکیں۔ علاوہ ازیں بعض اور بھی افراد ہیں۔ جن کے پاسپورٹوں کی تجدید کے بارہ میں غیر معمولی تاخیر ہو رہی ہے۔ یا ابتدائی طور پر پاسپورٹ دیئے جانے کی کارروائی ایک لمبے عرصہ سے ہو رہی ہے۔ اس بارہ میں کارروائی جلد تاخیر ہونی ضروری ہے تا یہ افراد اپنے اقارب سے آٹھ سال کے طویل عرصہ کی شاق اور صبر آزما جدائی کے بعد ملاقات کر سکیں اور خانگی امور کو طے کر سکیں۔

ان احباب کے اقارب سے گذارش ہے کہ پاسپورٹوں کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش ہو رہی ہے۔ اور افسران متعلقہ نے ہمدردانہ توجہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ امید ہے کہ حکومت کی طرف سے اس بارہ میں جلد فیصلہ ہو جائے گا۔

اخبار احمدیہ

گورداسپور۔ ۷ جنوری۔ جناب ڈکرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر کی طرف سے منعقدہ پریس کانفرنس میں اور ضلع کانگرس کے اجلاس میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے شمولیت کی۔ جناب ڈی سی صاحب نے کانفرنس میں بتایا کہ سیلاب سے نقصان کے باعث تین سو تین دیہات کا مالیہ کلی طور پر اور ۳۶ دیہات کا پچاس فی صدی اور پچیس دیہات کے مستحق افراد کا معاف کر دیا گیا ہے۔ اور قریباً چودہ لاکھ گرانٹ اور پونے تیس لاکھ تقاوی تقسیم کی گئی ہے۔ اور اسی میل کی سڑکوں پر مٹی ڈلوانے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ تا بے کاروں کو کام مل سکے۔

۱۱ جنوری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ امرتسر تشریف لے گئے۔

۹ جنوری۔ امرتسر میں کانگرس کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں پنجاب کانگرس کے عہدہ داروں سے ملاقات کے لئے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ امرتسر گئے۔ اور ۱۰ اور ۱۱ جنوری کو مقدمہ واگذاری جائیداد صدر انجمن احمدیہ قانونی مشورہ کے حصول کے لئے بٹالہ گئے۔

مورخہ $\frac{1}{56}$ کو صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ربوہ سے زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔ اول الذکر تو اگلے روز ۸ جنوری کو واپس تشریف لے گئے۔ اور مؤخر الذکر مورخہ $\frac{1}{56}$ ۱۰ کو روانہ ہوئے۔

امتحان کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی خانگی زندگی پر اپنے مخصوص انداز میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے دوستوں کے اصرار پر سپرد قلم فرمایا ہے۔ اس میں متعدد نتیجہ خیز اخلاقی اور روحانی اسباق ہیں۔ اس ملاوہ ازیں رسالہ کے امتحان میں مردوں اور عورتوں کو شامل کر کے احباب جماعت اپنے اہل و عیال کی تربیت کریں اور اپنے گھروں کو نمونہ جنت بنائیں۔

یہ امتحان مورخہ ۲۴ مارچ بروز اتوار ہوگا۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان امتحان میں شامل ہونے والے بھائی بہنوں اور عزیزوں کے اسماء اور پتہ جات سے جلد از جلد نظارت ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرما دیں۔ کافی وقت ہے۔ اس عرصہ میں کئی مرتبہ اس رسالہ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

جماعت کے افراد کو شہد کی مکھیوں کی طرح کام کرنا چاہیئے

آج ایک دنیا احمدیت کی طرف کھچی چلی آ رہی ہے

قادیان میں ایک ایمان افروز اجلاس

قادیان ۵ جنوری کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ ایک ایمان افروز تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں غیر ممالک سے آنے والے طلباء نے تقاریر کیں۔ چنانچہ افریقہ کے ایک نوعمر طالب علم بشیر صالح صاحب نے بیان کیا کہ میں گولڈ کوسٹ سے تین سال سے ربوہ میں تعلیم پانے کے لئے آیا ہوں تا بعد میں اپنے ملک میں اشاعت اسلام کر سکوں۔ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے الہام یاتون من کل فج عمیق کو پورا کرنے والے ہیں۔ احمدیت کی تعلیم کے باعث اب عیسائی کہنے لگ پڑے ہیں کہ احمدیوں سے گفتگو مت کرو۔ وہاں غیر احمدی مسلمانوں میں سے بہت کم احمدیت قبول کرتے ہیں۔ اکثر عیسائی ہی احمدی ہوتے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ وہاں احمدیت کو پھیلا دے۔ میں اپنے علاقہ میں چالیس پینتالیس احمدیوں میں سے پہلا شخص ہوں کہ جس کو قادیان آنے کا موقعہ ملا ہے۔

بعد ازاں مکرم عمری عبیدی صاحب نے بزبان انگریزی بیان کیا کہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ جب ابتداء میں مشرقی افریقہ تشریف لائے تو افریقنوں نے انہیں خوش آمدید کہا۔ لیکن وہ پنجابی جو وہاں سکونت پذیر تھے انہوں نے کہا کہ احمدیت سچی نہیں قبول نہ کرو۔ اور بہت مخالفت کی۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء کے مطابق افریقن ایمان پر مستحکم رہے۔ اور یہ لوگ احمدیت میں بہت پکے ہیں۔ صدقات دیتے ہیں۔ عبادات بجا لاتے ہیں دعائیں کرتے ہیں۔ چنانچہ جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو ٹبورا کی جماعت نے رات بھر آہ و زاری سے قادیان والوں کی حفاظت کے لئے دعائیں کیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائی ہونگی۔ وہاں قرآن مجید کا ترجمہ دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ اور اس کی بہت مانگ ہے۔ وہاں عیسائی پادری خوف کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ احمدیوں کا لٹریچر نہ پڑھا جائے۔ جو پڑھے گا عیسائیت سے بیزار ہو جائے گا۔ ہمیں امید ہے کہ جلد یا بدیر یہ لوگ احمدیت قبول کرینگے۔ ہمارے ہاں کے احمدی یہاں کے احباب پر رشک کرتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ وہ بھی ایسے ہی بن جائیں۔ آپ لوگوں کے اسماء احمدیت کی نسلوں میں ہمیشہ یاد رہیں گے بالآخر سارے افریقہ کے قبول احمدیت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

مکرم حنیف یعقوب صاحب جو ٹرینیڈاڈ سے آئے ہوئے ہیں تقریر میں بتایا کہ بچپن میں مجھے یہ خیال آتا تھا کہ آنحضرت صلعم سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا۔ لیکن ہمارا زمانہ ایسی برکات سے محروم ہے اب ربوہ میں آکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر اور قادیان کو دیکھ کر ایمان میں بہت تازگی پیدا ہوئی۔ میں بیت الدعا میں دعا کر رہا تھا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اس تعمیر کو دیکھا ہے لیکن اس بزرگ کو نہیں دیکھا کہ جس نے اس کی تعمیر کی۔ لیکن میں ان لوگوں سے اپنے تئیں خوش قسمت سمجھتا ہوں جو اسلام کی تیسری صدی سے ایک ہزار سال بعد تک پیدا ہوئے کیونکہ ایسی برکات والے انسان تو اب ہی اس ایک ہزار سال میں کبھی پیدا نہیں ہوئے۔ مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی مبلغ کے جانے کے بعد اب تک وہاں تین صد احمدی ہو چکے ہیں۔ غیر مبائع مبلغ بھی وہاں گیا تھا۔ جو بہت ناکام ہوا۔ ماشاء اللہ تعالیٰ ایک سال میں وہاں مسجد بھی تعمیر ہو جائے گی۔

بالآخر صاحب صدر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تین عزیزوں کی تقاریر سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ وہ باتیں جو آج سے ۶۰ سال پہلے کہی گئی تھیں۔ اور وہ اس وقت بظاہر ان ہونی تھیں۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے انہیں پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مختلف ممالک کے رہنے والوں کے دل میں یہ تحریک پیدا کر رہا ہے کہ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے مرکز میں جہاں اس کا موعود خلیفہ فروکش ہے دین سیکھنے کیلئے آئیں اور پھر اپنے اپنے ممالک میں اس کو پھیلائیں۔

آپ نے بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت دنیا دیکھ رہی ہے ہجرت کے نتیجہ میں بظاہر اُجڑے ہوئے احمدی اپنے خلیفہ کے ہاتھ سے ایک دوسرے مرکز میں جمع ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ایک عورت بچے کی خوشخبری نہیں پا سکتی جب تک وہ دردِ زہ سے دو چار نہ ہو اسی طرح کوئی قوم فتح و ظفر کو نہیں پا سکتی جب تک کہ مختلف تکالیف کے دور سے نہ گذرے پس ایسی تنگ دستی کے حالات کو بھول جاؤ اور انہیں زیادہ اہمیت نہ دو کہ تمام روحانی جماعتوں پر ایسے اوقات آتے ہی ہیں مگر وہ جو قوم مشکلات سے گھبرا جائے ترقی نہیں کر سکتی۔ خدا ایسے نشان دکھائیگا جو انہونی باتوں کو ہونیوالی باتیں ثابت کر دے۔ آپ لوگ ہزارہا میلوں سے آنے والوں کو دیکھو کہ کس نیک جذبہ کو لیکر آئے ہیں کہ — ا۔ خدا سے شرف مکالمہ مخاطبہ اور یہ اسلام کی خدمت اشاعت کا موقعہ اس جماعت سے وابستگی کے ساتھ ہے۔ پس تمام احباب جماعت کو شہد کی مکھیوں کی طرح کام کرنا چاہیئے۔ جو ہزاروں [illegible] کی دوست ہیں ہم سے وہ دین کی خدمت میں صرف کرے حتی کہ جماعت کا کوئی آدمی بھی فارغ نہ ہو [illegible] یہ سوچتا رہے کہ جماعت کیلئے وہ اپنے آپ کو کس طرح زیادہ سے زیادہ مفید وجود بنا سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے آمین۔ آخر دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوسری تقریر

(ربوہ ۲۷ دسمبر) آج ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کے بعد دو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازیٔ طبع کے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ تقریر سے قبل شامی نوجوان مکرم سلیم الجابی صاحب نے (جو مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) تلاوت قرآن مجید کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

باتیں سننے کی بجائے عمل کی طرف زیادہ توجہ دو

تقریر کے آغاز میں حضور نے اپنی ناسازیٔ طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

آج صبح طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ اور یہ وہم پیدا ہونے لگا تھا کہ شاید میں آج تقریر نہ کر سکوں گا۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور کچھ افاقہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میں تقریر کے لئے آ گیا ہوں۔ گو اب بھی ڈاکٹروں کا مشورہ یہی ہے۔ کہ میں چند منٹ سے زیادہ تقریر نہ کروں۔

حضور نے فرمایا اب تو دوست لمبی تقریر سننے کے عادی ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ لمبی تقریریں بہت ہی کم ہوتی تھیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی مختصر تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں لوگ باتیں کرنے کی بجائے عمل کرنے کے عادی تھے۔ اب تمہیں بھی چاہیئے کہ عمل کی طرف زیادہ توجہ دو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو کام تمہارے ذمہ لگایا ہے۔ وہ جلد پورا ہو سکے۔

خدمتِ خلق کی اہمیت

حضور نے فرمایا سب سے پہلی بات جو میں آج کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ خدمتِ خلق مومن کا خاصہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ دین اور اسلام کا خلاصہ تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ ہے۔

گزشتہ سیلاب کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے خدام نے اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ اسی طرح قادیان کے خدام نے بھی خدمتِ خلق کا اچھا مظاہرہ اس موقعہ پر کیا ہے۔ جو خوشکن امر ہے اس وقت تک یورپ مسلمانوں کو یہی طعنہ دیا کرتا تھا۔ کہ گو مسلمان اسلام کی برتری اور فضیلت پر بہت زور دیتے ہیں۔ لیکن ان کا عمل یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے قربانی نہیں کرتے۔ اس اعتراض کا بہترین رد یہی ہو سکتا ہے کہ جب بھی موقعہ ملے ہم اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق خدمت خلق کریں۔ امریکہ اور یورپ کے عیسائی خدمتِ خلق سے جو کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ انہیں اپنی عظمت اور سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اگر جماعت کے خدام اور انصار ہر جگہ اور ہر موقعہ پر خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں تو یقیناً اس سے ان لوگوں کے منہ بند ہو سکتے ہیں۔ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ کبھی بھی یہ مت خیال کرو۔ کہ لوگ تمہارے کام کی قدر نہیں کرتے تم لوگوں کی خاطر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور خدمتِ خلق کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنا لو۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو پھر تمہاری کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ طوفان اور سیلاب ہی آئیں تو پھر تم خدمت کرو۔ مومن کو تو ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان مصائب سے دنیا کو بچائے رکھے۔ لیکن خدمتِ خلق کے مواقع ہر وقت تمہیں میسر آ سکتے ہیں۔ مثلاً بیماروں کو دوائی لا کر دینا۔ غریبوں۔ محتاجوں۔ بیواؤں کی مدد کرنا یہ سب کام ایسے ہیں۔ جو تم ہر وقت کر سکتے ہو۔ اور یہ کام تمہارے پروگرام کا ایک مستقل حصہ ہونے چاہئیں۔

عبادات اور دعائیں مذہب کی جان ہیں

پھر جس طرح خدمتِ خلق ایک اہم چیز ہے اسی طرح نماز۔ روزہ اور دعائیں بھی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ بلکہ یہ چیزیں تو مذہب کی جان ہیں۔ اور مومن کی حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ مخالفین کے شر سے محفوظ ہونے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آ جانے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ عبادات اور دعائیں ہیں۔ پس ان کی ادائیگی میں کبھی غفلت سے کام نہ لو۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت کی تحریک

حضور نے فرمایا۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اشاعت اور خریداری بڑھانے کے سلسلہ میں جماعت نے بڑی غفلت سے کام لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ کہ اس کی اشاعت کم از کم دس ہزار ہونی چاہیئے۔ اور جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے تو اس کی اشاعت اس سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت اس کی اشاعت بہت ہی کم ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف دس روپے ہے۔ اگر ہماری جماعت اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرے۔ اور پھر اس کوشش کو متواتر جاری رکھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ دراصل یورپ اور امریکہ میں اسلام کی تبلیغ کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ لٹریچر شائع کیا جائے۔ باہر سے جو رپورٹیں آتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ اور اہلِ علم و دوست طبقوں میں یہ مقبول ہو رہا ہے۔ اگر احباب اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں تو یہ اور بھی زیادہ مفید کام کر سکتا ہے۔

انگریزی ترجمۃ القرآن

فرمایا قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر کی ضرورت کو بھی بہ شدت محسوس کیا جا رہا ہے۔ ملک غلام فرید صاحب ایک عرصہ سے اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اب وہ بھی بیمار ہو گئے ہیں۔ اور ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ دل پر بڑا اثر ہے۔ مجھ سے جہاں تک ہو سکا ہے۔ بیماری کے باوجود میں یہ کام کرتا رہا ہوں۔ چنانچہ جلسے کے بالکل قریب کے ایام میں بھی تفسیری نوٹ لکھواتا رہا ہوں دوست ملک صاحب موصوف کی صحت کے لئے بھی دعا کریں اور میرے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس اہم کام کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ ہم اپنی اس بڑی بھاری ذمہ داری کو ادا کر سکیں۔ آمین۔

یورپ میں ہمارے تبلیغی مشن

یورپ میں جماعت کے تبلیغی مشنوں کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس وقت جرمن۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ اور انگلستان میں ہمارے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔ سپین میں بھی ہمارا مشن موجود ہے (جسے ہم خرچ نہیں دیتے۔ بلکہ وہ اپنا خرچ خود پورا کر رہا ہے) سکنڈے نیویا میں عنقریب مشن کھول رہے ہیں۔ (گو اس مشن کے لئے ہم نے چندے کی جو خاص تحریک کی تھی۔ اس میں وعدے تو کافی آ گئے۔ لیکن وصولی نسبتاً کم ہوئی ہے) لیکن ابھی یورپ کے بھی بہت سے ایسے اہم ممالک ہیں جہاں ہمارے مشن ہونے چاہئیں۔ مثلاً بلجیم۔ سویڈن۔ ڈنمارک وغیرہ ہیں۔ پھر اٹلی ہے۔ جو عیسائیت کا گہوارہ ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اگر دوست اپنی مالی قربانیوں کو زیادہ کریں تو ہم ان ممالک میں بھی مشن کھول سکتے ہیں۔

تعمیر مساجد کی تحریک

حضور نے تعمیر مساجد کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہالینڈ میں ہماری جماعت کی مستورات کی ہمت سے مسجد بن گئی ہے۔ لیکن ابھی اس کا کچھ حصہ باقی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہے۔ اور ہماری عورتیں کچھ اور ہمت کر کے مزید تیس پینتیس ہزار روپیہ کا انتظام کر دیں۔ تو انشاء اللہ یہ مسجد مکمل ہو جائے گی۔ واشنگٹن میں بھی یہ مسجد بننی ہے۔ اور وہاں تو بہت بڑی رقم لگانی پڑے گی۔ اس کے لئے بھی دوستوں کو چندہ دینا چاہیئے دراصل دوستوں کو اپنی آمدنیں بڑھانی چاہئیں تاکہ ان کا چندہ بڑھ سکے۔ میرے نزدیک اب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ چندے کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر ہماری جماعت کے دوست اپنی آمدنیوں کو بڑھائیں اور ساتھ ہی اپنی قربانی کے معیار کو بھی بلند کریں۔ تو آسانی کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میرے نزدیک اس سلسلے میں سب سے زیادہ ذمہ داری ہماری جماعت کے زمینداروں پر ہے۔ کیونکہ جماعت کا اسی فیصدی حصہ اسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کے زمینداروں پر رحم فرمایا ہے کہ ان میں ابھی تک ترقی کرنے اور اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کا شعور اور ولولہ پیدا نہیں ہوا۔ حالانکہ اگر وہ صحیح رنگ میں کوشش کریں۔ تو اپنی موجودہ پیداوار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔ حضور نے یورپ اور جاپان کی فی ایکڑ پیداوار کا پاکستان کی فی ایکڑ پیداوار سے موازنہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر ہمارے زمیندار اچھا بیج تلاش کریں۔ عمدہ کھاد دیں۔ ہر علاقہ کی خاصیتوں اور حالات کے مطابق فصل بوئیں۔ وقت پر ہل چلائیں اور پانی دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی حالت کہیں سے کہیں نہ پہنچ جائے۔ اگر یورپ کا زمیندار اپنے پیٹ کی خاطر اپنی آمد نی بڑھاتا ہے تو تم کو تو اللہ تعالیٰ نے احمدی بنایا ہے۔ اور دین کا وارث بنایا ہے۔ پس تم کیوں اپنے مقام کو نہیں سمجھتے۔ اور اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے خدا کی خاطر اپنی آمدنیوں کو بڑھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح اگر ہمارا ملازم پیشہ طبقہ محنت اور دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرے۔ ہمارے طلباء پوری کوشش

اور تندہی سے تعلیم حاصل کریں۔ اور ماں باپ بچوں کی نگرانی کریں اور انہیں وقت ضائع نہ کرنے کی تلقین کریں۔ تو یقیناً اس سے ہماری جماعت میں ایک نمایاں تغیر ہو سکتا ہے۔ ان کی آمد میں اور ان کی تمدنی اور معاشی حالت سدھر سکتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ دین کے لئے بھی زیادہ قربانی پیش کرکے دین کی تبلیغ و اشاعت کو بھی وسیع سے وسیع تر کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر احمدی کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے۔ اور چندہ دینے اور سلسلہ کی خاطر قربانی کرنے کی روح اس میں پیدا کرے۔ پھر جو غیر احمدی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حصہ لینا چاہیں۔ اور اس سلسلے میں جماعت کی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ ہمارے احباب کا فرض ہے کہ ان سے بھی ضرور چندہ لیں۔ تاکہ وہ بھی اس ثواب سے محروم نہ رہنے پائیں۔ اگر تم تھوڑی سی کوشش کرو تو تمہیں بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ بہت سے غیر احمدی اس نیک کام میں شریک ہونے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اور پھر جب ایک دفعہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں وہ چندہ دیں گے۔ تو پھر انہیں اس نیکی کی چاٹ پڑ جائے گی۔ اور وہ ایسی لذت محسوس کریں گے۔ کہ آئندہ تمہاری تحریک کے بغیر بھی وہ دنیا میں اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے چندہ پیش کر دیں گے۔

صحابہ کے حالات محفوظ کرنے کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات محفوظ کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ صحابہؓ کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت نے صحابہ کے حالات کی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ قادیان کے ملک صلاح الدین صاحب نے یہ کام شروع کیا تھا لیکن مقروض ہو گئے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا۔ کہ جس جس دوست کو بھی کسی صحابیؓ کے حالات کا یا اس کی کسی روایت کا علم ہو۔ وہ فوراً اخباروں اور کتابوں کے ذریعہ اسے محفوظ کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح صحابہ کے حالات پر مشتمل کتابوں کی بھی کثرت کے ساتھ اشاعت ہونی چاہیئے ✦

کثرت کے ساتھ ربوہ آؤ

حضور نے کثرت سے ربوہ آنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قادیان آنے جانے کے ذرائع آسان نہیں تھے۔ لیکن پھر بھی یہ حالت تھی کہ کوئی ایک درجن کے قریب صحابہ ایسے تھے جو مختلف مقامات سے ہر اتوار کو چھٹی ہونے پر قادیان حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ سال میں صرف ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر مرکز میں آنے کو ہی کافی سمجھ لیا جاتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ وہ اپنے اندر صحابہ والا رنگ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے دل میں یہ عہد کر لیں کہ جب بھی موقعہ ملے بار بار ربوہ آیا کریں گے۔ اور مجھ سے مل کر دیگر علماء سے مل کر اپنا علم و عرفان بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ دور دراز مقامات کے دوست تو خیر معذور ہیں۔ جیسے مارلیشس کے دوستوں کو ایک لمبے عرصہ کے بعد اس سال آنے کا موقعہ ملا ہے۔ لیکن قریب رہنے والے دوست تو بڑی آسانی کے ساتھ کئی بار یہاں آ سکتے ہیں

فضل عمر ریسرچ کی مصنوعات

حضور نے فرمایا ایک طریق چندہ بڑھانے کا یہ بھی ہے۔ کہ دوست سلسلہ کے اداروں کی مصنوعات خریدیں۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ مثلاً ہماری فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے "شائنو" کے نام سے ایک بوٹ پالش ایجاد کی ہے۔ جو اچھی شہرت حاصل کر رہی ہے۔ چنانچہ ایک فوجی لیبارٹری میں وہ بھیجی گئی تھی۔ اور اس نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ اسی طرح نائٹ واٹ کے نام سے ایک مفید ایجاد کی گئی ہے۔ جو قادیان میں بیک واٹ کے نام سے مشہور تھی۔ اور دور دور تک اس کی شہرت تھی۔ رات کو جلانے کے لئے بڑی مفید ہے۔ اگر رات بھر بھی جلائی جائے۔ تو بھی صبح تک بمشکل آٹھ آنے کی بجلی خرچ ہوتی ہے۔ اسی طرح ربوہ کی بعض اور چیزیں بھی ہیں۔ اگر دوست انہیں خریدیں۔ بلکہ باہر بھی فروخت کرنے کی کوشش کریں۔ تو اس سے سلسلہ کو کافی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ پھر میں ربوہ کے کارخانہ داروں کو بھی کہتا ہوں کہ وہ اپنی مصنوعات کو منافع میں سلسلہ کا بھی حصہ رکھا کریں۔ جو ان کے چندوں کے علاوہ ہو۔ تاکہ سلسلہ کی مالی حالت کے مضبوط ہونے میں بھی مدد مل سکے ✦

خدا تعالےٰ کی خاطر قربانی کرو

حضور نے فرمایا۔ اگر ہمارے طالب علم اچھی محنت کریں۔ ہمارے زمیندار، تاجر اور سرکاری ملازم سب اپنے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی اور دیانتداری کے ساتھ ادا کریں۔ تو اس سے سلسلے کے چندے بھی بڑھیں گے اور جماعت کی ترقی اور وقار میں بھی اضافہ ہوگا۔ میں صدر انجمن اور تحریک جدید کے کارکنوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض کو عمدگی کے ساتھ ادا کریں۔ اور جماعت میں یہ بغاوت ڈالیں کہ وہ خلیفہ کے نام پر نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے نام پر اور اس کی رضا کی خاطر قربانی کرے۔ خلیفہ تو آخر انسان ہے۔ جماعت میں یہ روح پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی خاطر ہر تحریک میں حصہ لے۔ اور قربانی کرے۔

مختلف بیرونی ممالک میں احمدیت کی ترقی

حضور نے مختلف بیرونی ممالک میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میری بڑی خواہش تھی۔ کہ امریکہ کے گورے باشندوں میں بھی اسلام پھیلے۔ اللہ تعالےٰ اب میری اس خواہش کو پورا فرما رہا ہے۔ چنانچہ اب وہاں کی سفید فام آبادی میں سے بھی بیعتیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ الحمد للہ۔

اسی طرح لبنان سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک بیرسٹر نے بیعت کی ہے۔ دیگر ممالک میں بھی اللہ تعالےٰ خود سلسلہ کی ترقی کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ مثلاً انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں کا ایک باا‌ثر عالم جو پہلے ہمارا شدید مخالف تھا اب ہماری اسلامی خدمات سے متاثر ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس نے ایک احمدی مبلغ سے ملاقات کرتے ہوئے کہا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اب اسلام پر ایک ایسا نازک وقت آ گیا ہے۔ کہ اسلام کے تمام نام لیواؤں کو اب آپس کے اختلافات کو فراموش کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح نارتھ بورنیو میں بھی اللہ تعالےٰ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا فرما رہا ہے۔ گو ساتھ ہی مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مخالفین کو سمجھ دے۔ اور وہاں کے نومسلموں کے قلوب کو مضبوط کرے۔ تاکہ وہ مخالفت سے مرعوب نہ ہوں اسی طرح مغربی افریقہ میں اسلام سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت وہاں کی اسمبلی کے پانچ ممبر احمدی ہیں۔ اور ایک ریاست کا وزیر بھی احمدی ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مبلغین کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اسلام کی تبلیغ کی پہلے سے بھی زیادہ توفیق عطا فرمائے مساجد کا قیام بھی اسلام کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مساجد فنڈ کے سلسلہ میں جماعت نے بہت سستی کی ہے حالانکہ ہم نے ایسے طریق مقرر کر دیئے تھے۔ کہ دوست بڑی آسانی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لے سکتے تھے۔

سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے اور ربوہ کو مضبوط کرنے کی تلقین

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نوجوانوں اور پنشنر اصحاب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کا فرض ہے کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے آئیں اور مرکز میں آ کر دین کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائیں۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ اعلیٰ قابلیت کے احمدی خاص طور پر کثرت کے ساتھ آئیں۔ تاکہ جماعت زیادہ منظم ہو۔ اور ہر لحاظ سے ترقی کرے۔ ربوہ کو مضبوط کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ انجمن کی آمد پر ہی مرکز سلسلہ کی آبادی کا انحصار رہنا خطرناک ہے۔ یہاں پر مختلف صنعتیں قائم ہونی چاہئیں۔ اور تجارت کو ترقی ملنی چاہیئے تاکہ دوسرے شہروں کی طرح یہ شہر بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ اور ترقی کرے۔ جو لوگ یہاں صنعتیں قائم کر سکتے ہوں یا تجارتیں کر سکتے ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ ایسا کریں۔ اور اس طرح اپنے مرکز کو مضبوط بنائیں۔ ربوہ کی تعمیر میں بھی بڑی سستی ہو رہی ہے۔ حالانکہ اب تو زمین کے نرخ بھی کم کر دیئے گئے ہیں جن دوستوں نے ابھی تک یہاں زمین نہیں خریدی انہیں فوراً زمین خرید لینی چاہیئے۔ اور جنہوں نے زمین تو خرید رکھی ہے۔ لیکن مکان نہیں بنایا انہیں جلد سے جلد اپنے مکان بنوا لینے چاہئیں۔

روسی اور ہندی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی ضرورت

آخر میں حضور نے فرمایا۔ روس میں آج بھی کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ لیکن اب ان کی نئی نسلیں اسلام سے اتنی بے خبر ہو گئی ہیں۔ کہ بہت سے نوجوان قرآن کریم کے نام تک سے بے خبر ہیں۔ ان کروڑوں مسلمانوں کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جلد سے جلد روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کر کے روس میں پھیلائیں۔ ورنہ اس علاقہ میں اسلام بالکل ہی مٹ جائے گا۔ اسی طرح قادیان کی حفاظت اور ہندوستان میں اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم فوراً ہندی اور گورمکھی زبان میں قرآن کریم کے تراجم شائع کریں۔ گو ان چیزوں پر بڑا خرچ ہوگا۔ لیکن کام کی اہمیت اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم فوراً اس طرف توجہ کریں۔

بعد ازاں حضور نے اپنی تقریر ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا دوست دعا کریں اللہ تعالےٰ کل بھی مجھے تقریر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج حضور نے ایک گھنٹہ ۳۲ منٹ تک تقریر فرمائی۔ الحمد للہ۔

(خورشید احمد)

ربوہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تیسری ایمان افروز تقریر

آؤ ہم مل کر دعائیں کریں کہ ہمارا غالب خدا پھر پہلے کی طرح دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم فرما دے

مورخہ ۲۸ ردسمبر ۱۹۵۵ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالتِ طبع کے جلسہ سالانہ میں نہایت پر معارف علمی تقریر فرمائی۔ جو "سیر روحانی" کے مضمون کے بقیہ حصہ پر مشتمل تھی۔ یہ تقریر انشاء اللہ تعالیٰ کتابی صورت میں شائع ہو کر احباب تک پہنچ جائیگی لیکن تقریر کے آغاز میں حضور نے جو بعض دیگر ضروری امور بیان فرمائے تھے۔ ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

حضور نے انتظامات جلسہ کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات دینے کے بعد فرمایا۔ اب میں اپنی کل کی تقریر کے سلسلہ میں بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو بیان ہونے سے رہ گئی تھیں۔

"الفضل" کی توسیع اشاعت کی تحریک

سب سے پہلے میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ الفضل سلسلہ کا ایک اہم آرگن ہے۔ جو دوستوں کا مرکز کے ساتھ تعلق قائم رکھتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کل کہا تھا۔ اول تو دوستوں کو خود کثرت کے ساتھ اور بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ نہ آسکیں۔ تو پھر الفضل ہی ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے۔ جس سے وہ مرکز کے ساتھ اپنا تعلق اور رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر الفضل بھی وہ نہ خریدیں۔ تو پھر مرکز سے وہ بالکل علیحدہ اور بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ پس دوست الفضل کی اشاعت بڑھانے کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں۔ خود بھی خریدیں اور دوسروں کو بھی اسکے خریدنے کی تحریک کریں۔

رسالہ مصباح اور فرقان

پھر عورتوں کا رسالہ مصباح ہے۔ ہماری عورتوں کو کثرت کے ساتھ اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں اگر عورتیں بیدار ہوں۔ اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ تو اس کی اشاعت بیس پچیس ہزار ضرور ہونی چاہیئے۔

پھر رسالہ فرقان ہے۔ جو انصار اللہ کا آرگن ہے۔ انصار اللہ کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے دین کی مدد کرنے والے۔ لیکن اگر انصار اللہ اپنے رسالہ کی بھی مدد نہیں کرتے۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی کیا خدمت کرنی ہے۔ میرے نزدیک فرقان جیسا علمی رسالہ ۳۰-۴۰ ہزار بلکہ لاکھ تک چھپنا چاہیئے۔ اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اسکے معنے یہ ہیں کہ انصار اللہ کو اپنی ذمہ داری کا پورے طور پر احساس نہیں ہے۔

قرآن کریم کے آخری پارہ کی تفسیر اور کتاب "سیر روحانی"

پھر میں دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ قرآن کریم کے آخری پارہ کی تفسیر چھپ رہی ہے۔ اسی طرح کتاب "سیر روحانی" کی دوسری جلد بھی لکھی جا رہی ہے۔ جس میں اس موضوع پر میرے ۳-۴ لیکچر آجائیں گے۔ قرآن کریم کے آخری پارہ کی تفسیر اور کتاب سیر روحانی میں بہت سے اہم اور قیمتی مضامین ہوں گے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جب یہ کتابیں چھپ جائیں۔ تو وہ فوراً خرید لیں تاکہ وہ محروم نہ رہ جائیں۔ ورنہ جیسا کہ دوستوں کو تجربہ بھی ہے۔ بعد میں ایسی کتابیں سو سو روپیہ خرچ کر کے بھی نہیں ملا کرتیں۔

ہندی اور گورمکھی میں قرآن کریم کے تراجم

ہندی اور گورمکھی زبان میں قرآن کریم کے ترجمے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا قادیان کی عزت کو برقرار رکھنے اور ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بہت ضروری ہے۔ کہ ہم جلد سے جلد ہندی اور گورمکھی زبان میں قرآن مجید کے تراجم شائع کریں۔

میں کمپنی کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس سے منافع حاصل کرنے کے خیال کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً تراجم شائع کرنے کا انتظام کرے۔ جب یہ تراجم شائع ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ آپ اس کی اشاعت کے سامان پیدا فرما دے گا۔ ہم نے یہ تراجم منافع کے لئے نہیں۔ بلکہ ثواب کے لئے اور اسلام کی اشاعت کی خاطر شائع کرنے ہیں۔

نظارت زراعت قائم کی جائے گی

حضور نے فرمایا۔ میں نے کل احمدی زمینداروں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ بیدار ہوں اور زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ایک نظارت زراعت قائم کرے جس کے تحت تمام زرعی علاقوں کو وہ رہ کر کے زمینداروں کی مناسب راہ نمائی کی جائے کہ کس کس علاقہ میں کس کس چیز کی فصل ہونی چاہیئے اور پیداوار بڑھانے کے کونسے ذرائع استعمال کرنے چاہئیں۔ اسی طرح جہاں جہاں بڑی بڑی زمینیں ہوں وہاں ... سوسائٹیاں بنائی جائیں تاکہ وہ باہمی مدد اور تعاون کے ساتھ ... سکیں اگر ایسا ہو جائے۔ تو امید ہے کہ ہمارے زمینداروں کی معاشی اخلاقی اور دینی حالت پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑے گا۔ اور سلسلہ کی آمد بھی بڑھے گی۔

لڑکوں کی تعلیم کا انتظام

فرمایا۔ اسی طرح نظارت تعلیم کو چاہیئے۔ کہ وہ جماعتوں میں اپنے انسپکٹر بھیجکر جائزہ لے کہ آیا ہر احمدی لڑکا پڑھ رہا ہے یا نہیں۔ جو احمدی اپنی اولاد کو نہ پڑھا رہا ہو اسے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ ضرور پڑھائے اگر ضرورت ہو تو کتابیں خرید کر دینے یا فیس کا انتظام بھی کیا جا سکتا۔ میرے نزدیک اگر ایسا کیا جائے تو ہم دیہات میں پرائمری سکول قائم کرنے کے اخراجات سے بھی بچ جائیں گے۔ اور ایسے سکولوں کی نسبت کہیں زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔

اسلام ہمارا محتاج نہیں بلکہ ہم اسلام کے محتاج ہیں

"سیر روحانی" کے موضوع پر تقریر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ دوست اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام ہمارا محتاج نہیں۔ بلکہ ہم اسلام کے محتاج ہیں۔ اگر ہم سے اسلام کی کوئی خدمت ہوتی ہے۔ تو یہ سراسر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ پہلے اپنے آپ کو سچا مسلمان بنائے اور پھر اس کے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرے لیکن دین کی خدمت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ کماؤ۔ اپنی ذات پر کم سے کم خرچ کرو۔ اور باقی اس کے دین کی راہ میں خرچ کر دو۔

قادیان کا جلسہ سالانہ

فرمایا۔ قادیان میں جو لوگ مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے بیٹھے ہیں۔ ان کا بھی فرض ہے کہ ان کے لئے بھی اور ہندوستان کے باقی احمدیوں کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ ہم دعائیں کریں اور بار بار قادیان جا کر ان کے حوصلہ کو بڑھائیں۔ بیرونی ممالک کے احمدیوں کو بالخصوص قادیان والوں کی مدد کرنے اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں بدل دی جائیں۔ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر کی بجائے ۲۴ اور ۲۵ کر دی جائیں۔ یا کوئی اور مناسب تاریخ رکھ دی جائے تاکہ دوست وہاں بھی شامل ہو سکیں۔ اور پھر یہاں کے جلسہ میں بھی آسکیں۔ یہ درست ہے کہ یہ تاریخیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر کی ہوئی ہیں۔ لیکن میرے نزدیک اگر جلسے کی کامیابی اور کام کو احسن طریق سے چلانے کی خاطر ایک جگہ تاریخیں بدل بھی جائیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود آج دنیا میں انتہائی مظلوم وجود ہے

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اب میں دعا کرا دیتا ہوں۔ دوست بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ در حقیقت ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ سب کچھ ہمارے خدا کے اختیار میں ہے۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ٹوٹے پھوٹے ہاتھ پاؤں کو متواتر ہلاتے چلے جائیں۔ اور اپنے انتہائی محدود ذرائع کو استعمال کرتے چلے جائیں۔ اور اپنے خدا پر کامل توکل رکھیں کہ وہ اپنے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہماری مدد کرے گا۔ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے انتہائی مظلوم وجود ہیں۔ آؤ ہم مل کر دعا کریں۔ کہ اے ہمارے غالب خدا تو پھر پہلے زمانہ کی طرح دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کر اور اس کے دین کو غلبہ عطا فرما کہ سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے آمین یا رب العالمین۔

سوز و گداز سے معمور اختتامی دعا

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لمبی اجتماعی دعا فرمائی جبکہ جلسہ گاہ کی ساری فضا آہ و بکا اور سوز و گداز سے معمور تھی۔ بعد ازاں حضور نے جلسہ سالانہ کے اختتام کا اعلان فرمایا اور احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا۔ اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

ذکر و فکر

اخبار الجمعیۃ کا قابل قدر ریویو اور مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

معزز معاصر الجمعیۃ دہلی نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں مطبوعات تازہ کے تحت پروفیسر الیاس برنی صاحب کے ۲۲ صفحہ کے ایک رسالہ موسومہ "قادیانی غلط بیانی" پر پُر از حقائق ریویو لکھا ہے جو یہ ہے:-

"الیاس برنی صاحب مکتب فکر قادیانیت میں ایک خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں اور ان کی کتاب قادیانی مذہب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ قادیانیوں نے بھی ان کے جواب میں قلم اُٹھایا تھا۔ اس کتاب میں ان ہی جوابات کا تجزیہ کیا گیا ہے مگر ہمارا خیال ہے کہ قادیانیت کی رفتار دلائل اور مناظرہ بازیوں سے کبھی نہیں رک سکتی ان کا توڑ صرف یہ ہے کہ ساری دنیا میں ہمارے تبلیغی مشن پہونچیں۔ اسلامی لٹریچر انگریزی میں شائع ہو۔ اور مسلمان منظم ہو کر اسلام کو دنیا کے سامنے صحیح طریقے پر پیش کریں۔

ہم دلائل پیش کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور حریف نے دوسری راہوں سے کام کر کے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے ضرورت ہے کہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے ہم بھی باہر کی دنیا میں کچھ کام کر کے دکھائیں۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲۵ جنوری)

موقر الجمعیۃ کا تبصرہ نہایت ہی قابل قدر ہے۔ اس میں نہایت ہی جرأت مندی اور کشادہ دلی سے حقیقت الامر کو واشگاف کیا گیا ہے جہاں تک احمدیت کی رفتار روکنے اور مسلمانوں کے کچھ کام کر کے دکھانے کا سوال ہے وہ تو واضح ہی ہے۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ نہ از خود مسلمان منظم ہو سکتے ہیں اور نہ وہ "اسلام کو دنیا کے سامنے صحیح طریقے پر پیش کر سکتے ہیں؟ کیونکہ اسلام کسی انسانی مدد کا محتاج نہیں ہے اس کا تعلق اس قادر مطلق حی و قیوم ذات سے ہے جس نے آج سے ... سال پیشتر یہ وعدہ کیا تھا کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ ...

لمحۂ فکریہ۔

اسی وعدہ کے مطابق اب تک شجر اسلام کی آبیاری ہوتی رہی۔ اور آئندہ بھی اسی کا وعدہ ہے ایسا ہوگا۔ اور بموجب قول نبوی لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق کے مطابق ہر زمانہ میں اسلام کو ایسے جانثاروں کی جماعت ملتی رہی ہے۔ جو خدمت اسلام کا فریضہ صحیح طریق پر ادا کرتی رہی۔ اور اس زمانہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا یہ مقدس فریضہ ادا کرنے کی سعادت اس جماعت کو حاصل ہوئی جس کا ٹھوس کام ایک دنیا کے سامنے ہے اور زیر نظر تبصرہ میں اس کا اعتراف کیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آج نہ صرف دنیائے مغرب بلکہ خود بھارت میں تبلیغ اسلام کی اشد ضرورت ہے۔ افسوس کہ دیگر مسلمان اس سے غافل ہیں۔ اگر وہ اس طرف دھیان دیں تو روحانی طور پر ان کی نسلیں برکتوں پر برکتیں پائیں۔

کیا ہی بہتر ہو جو "قادیانیت کو ختم کرنے" کی غرض سے نہیں بلکہ

"خدمتِ اسلام"

کے پاک جذبہ کے ماتحت ہر مسلمان میدان عمل میں آئے۔ ہم ہر سچے مسلمان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ وقت کی نزاکت کو پہچانے اور اسلام کے منور چہرہ کو پریم و محبت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنے میں جماعت احمدیہ کے نقش قدم پر چلے اگر جماعت احمدیہ ایک خاص تنظیم کے ماتحت اکناف عالم میں اسلام کے امن بخش پیغام کو پھیلا کر ایک دنیا کی غلط فہمی کو دور کر سکتی ہے۔ تو اس اسلام کی طرف دعوت دینے میں دوسرے مسلمان کیوں پس و پیش کرتے ہیں۔ کیا مقام غیرت نہیں کہ وہ محسن اعظم جو کام اور نام کے اعتبار سے سراپا محمدؐ ہے آج دنیا کی نگاہ میں ہر اعتراض کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ کیا اسی کی امت کہلانے والے اور اسی کے نام کا کلمہ پڑھنے والے اپنے اندر اتنی بھی ہمت نہیں پاتے کہ احسن طریق پر اسلام کی خوبیاں اپنے ہم وطنوں کے سامنے پیش کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالے اور اس

بارہ جنوری

اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس کا تعلق ایک زندہ خدا سے ہے جب تک ہر دور کی زندگی کے تازہ کرشمے نظر نہ آئیں اُس وقت تک یہ دعویٰ خوش فہمی سے زیادہ اور کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ ظاہر ہے کہ زندہ مذہب کی سیدھی سادھی علامت یہ ہے کہ اُس کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کر کے انسان زندہ خدا کو پالے۔ اور اُس کے زندگی بخش کلام سے بہرہ اندوز ہو۔ تا جس طرح ایک دوست دوسرے دوست کی شیریں کلام سن کر تسلی پاتا ہے۔ انسان کا نفس بھی اپنے رب حقیقی سے شرف مکالمہ مخاطبہ پا کر مطمئن ہو۔

چنانچہ اس مادہ پرست زمانہ میں اس روح پرور آواز کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بلند کیا اور ایک دنیا کو زندہ خدا سے تعلق پیدا کرنے کی دعوت دی۔ اس بات کے ثبوت میں کہ دین اسلام سچا اور زندہ مذہب ہے اور یہ کہ آپؑ کا تعلق اس زندہ خدا کے ساتھ ہے جس نے اس زندگی بخش پیغام کو حضرت ہادیٔ عالم سرور دوجہاںؐ پر نازل فرمایا۔ آپ کو ایک عظیم الشان "نشان رحمت" عطا فرمایا۔ یہ نشانِ رحمت یہ تھا۔ وہ یہ کہ آپ کے ہاں غیر معمولی صفات کے حامل ایک فرزند ارجمند کے تولد کی خبر ۱۸۸۶ء میں دی گئی۔ الہام الٰہی نے اس کے وجود کو دین اسلام کا شرف اور کلام الٰہی کا مرتبہ ظاہر کرنے والا بتایا تھا

چنانچہ یہ فرزند ارجمند میعاد مقررہ کے اندر اندر بتاریخ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء پیدا ہوا۔ اور یہی وجود بموجب الہام الٰہی جلد جلد بڑھا اور آج خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کا امام ہے۔

آپ کے ہاتھوں جس طور پر تمام دنیا میں دین اسلام کا علم بلند کیا جا رہا ہے۔ اور جس احسن طریق پر کلام اللہ کو غیر ممالک میں بذریعہ تراجم شائع کیا جا رہا ہے۔ ایک دنیا اس سے آگاہ ہو چکی ہے چونکہ یہ مقدس کام نہ ایک سال یا دو سال کا ہے بلکہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک کہ اسلام کے امن بخش پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا نہ دیا جائے اور ایک دنیا اپنے محسن اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ نہ جائے اس وقت دنیا اس کی عالی شان سے ناآشنا ہے ہم لوگ جو آپکی امت کہلاتے ہیں۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ آپ کے مقدس وجود کو غیروں میں ایسے طریق سے متعارف کرائیں کہ ہر ایک آپ کے حسن و احسان کا گرویدہ بن جائے۔

یہی وہ چیز ہے جس کی طرف ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال کے جلسہ سالانہ پر جماعت احمدیہ کو متوجہ کیا ہے اسکا نام دوسرے لفظوں میں تبلیغ ہے۔ اگر آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کی سنگلاخ زمین میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی پیغام دنیا میں ایک انقلاب لا سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس زمانہ میں اسکی تاثیر کم ہو۔ اگر کمی ہے تو ہماری کوششوں کی یہیں ۱۲ر جنوری کی تاریخ ہمیں اس فریضہ کی طرف دعوت دیتی ہے اور ساتھ ہی

کے نیک نتائج نکلیں کیونکہ خدائے قدوس نے فرمایا:-

"ومن احسن قولا ممن دعا الی اللّٰہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین۔ ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ٥"

اگر اس آیۃ کریمہ پر ہر مسلمان سنجیدگی سے غور کرے تو اُسے ایک اچھا خاصہ لائحہ عمل ہاتھ آ جاتا ہے جسے قرآنی الفاظ نے نہایت جامع طریق پر بیان کر دیا ہے مگر اس پر استقلال سے قائم رہنے اور آخری دم تک اس راہ میں مالی و جانی مجاہدہ میں مصروف رہنے کی ضرورت ہے۔

پس ہم تمام مسلمانوں کو خدائے رحیم مہربان کے نام پر اُسی کے الفاظ میں دعوت دیتے ہیں کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللّٰہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

یعنی اے دینِ اسلام پر ایمان کا دعویٰ رکھنے والو! میں تم کو ایک ایسی تجارت کا پتہ دیتا ہوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ (دیکھ اس سے بڑھ کر اور کوئی دردناک عذاب نہیں جو پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی ارفع شان کو نہ سمجھتے ہوئے وقتاً فوقتاً کسی آدمی کی طرف سے بے حرمتی کا ارتکاب ہوتا ہے) نجات دے گی۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے تم پکے مومن بنو۔ اور پھر خدا کی راہ میں مالی اور جانی جہاد کے لئے اپنے تئیں پیش کر دو۔ پس اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھ جاؤ۔ تو یہ کام تمہارے لئے بہت ہی خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

۱۹۳۴ء میں دہلی کے ہزار ہا مسلمانوں نے جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ پر اینٹ اور پتھر برسائے تھے۔ اُس وقت بھی حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو اسی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ مہمانوں کی ایسی آؤ بھگت نامناسب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ غیر ممالک میں تبلیغ و اشاعت میں ہمارا مقابلہ کرو۔ اس مقابلہ کا عوام خود ہی موازنہ کر کے دیکھ لیں گے۔ کہ احمدی اور غیر احمدیوں میں سے کون بہتر اور قابل قدر ہے۔

آج اس پر بارہ سال کا لمبا عرصہ گذرتا ہے کہ اسی شہر دہلی کے ایک موقر روزنامہ کو یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ جماعت احمدیہ نے کام کر کے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے۔"

فاعتبروا یا اولی الابصار!

ربوہ میں جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی مختصر روئیداد

جلسہ کے دوسرے اور تیسرے روز علماء کی تقاریر

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم چودھری محمد ظفر اللہ خان جج عالمی عدالت کورٹ کی صدارت میں پونے نو بجے شروع ہوئی۔ اور تلاوت قرآن کریم کے بعد سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے

"تحریک جدید کے بیرونی مشنوں کے حالات"

کے موضوع پر پون گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل عیسائی مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ اور انہوں نے ایک طرف اسلام اور بانیٔ اسلام کی نہایت گھناؤنی شکل لوگوں کے سامنے پیش کی۔ تاکہ لوگوں کو اسلام سے متنفر کیا جائے۔ اور دوسری طرف مشنوں کے وسیع جال اور بائیبل سوسائیٹیوں کے ذریعے عیسائیت کی تبلیغ کا کام منظم طور پر شروع کیا۔ اور مسلمان ان کی اس یلغار سے سہم کر رہ گئے۔ جبکہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلمانوں کی امداد اور عیسائیت کے زور کو توڑنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی کاری ضربوں سے بہت جلد عیسائی دنیا بوکھلا اٹھی۔ اور پھر اسلام کے منادِ تثلیثی مرکزوں میں جا کر خدائے واحد اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو بلند کرنے لگے اور ہوا کا رُخ بجائے مشرق کے مغرب کی طرف پھر گیا۔

تبلیغ اسلام کا یہ اہم کام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے زمانہ میں منظم طور پر شروع ہوا۔ اور حضور کی عدیم المثال تبلیغی اور دماغی جدو جہد کے نتیجہ میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہونا شروع ہوا۔ اور اکناف عالم میں مبلغین اسلام پہونچ گئے۔ اور انہوں نے تبلیغ اسلام کے اہم فریضہ کو سر انجام دینا شروع کیا۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی صداقت کا ایک واضح نشان ہے۔

۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے اجراء سے قبل سب سے پہلے لنڈن مشن کی ابتداء مکرم چودھری فتح محمد صاحب سیال کے ذریعہ سے ہوئی۔ اور ۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وہاں فضل ماسک (مسجد) کی بنیاد رکھی۔ اور پھر اصالتاً حضور وہاں پر تشریف لے گئے۔ اور لنڈن میں ایک اہم تاریخی تبلیغی کانفرنس کا انعقاد فرمایا۔ اور تفضیہ زمین پر سر زمین طے کرنے کے لئے اہم تبلیغی وسائل و ذرائع پر غور کیا گیا۔

۱۹۱۵ء میں ماریشس مشن کی ابتداء حافظ صوفی غلام محمد صاحب کے ذریعے ہوئی۔ اور اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں پر ابتدائی تین مبلغ صحابی اور حافظ قرآن تھے۔

امریکہ میں اگرچہ ڈاکٹر ڈوئی کے نشان کے ذریعے تبلیغ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی شروع ہو چکا تھا۔ مگر باقاعدہ طور پر ۱۹۲۱ء میں مکرم مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ سے اس مشن کی ابتداء ہوئی۔ اور اب وہاں پر کئی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور واشنگٹن میں مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ اور عیسائیت کی تردید کے لئے کافی لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔

مغربی افریقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؔ کے ذریعہ سے ۱۹۲۱ء میں ابتداء ہوئی۔ اور اب گولڈ کوسٹ نائیجیریا اور سیرالیون میں بیسیوں مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

انڈونیشیا کا مشن ۱۹۲۴ء میں جاری ہوا۔ اور وہاں پر ہمارے مبلغین ان لوگوں کو عیسائیت کے دام تزویر سے نکالنے کے ساتھ ان کی آزادی میں بھی عملاً بہت کام کرتے رہے۔ وہاں پر کئی مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور انڈونیشین زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔

مشرقی افریقہ کا مشن ۱۹۳۴ء میں شروع ہوا۔ اور اب سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر دیا گیا ہے۔ جو کہ جماعت کا ایک نہایت علمی کارنامہ ہے۔ اور اس کی اشاعت کے ذریعہ سے خصوصیت سے عیسائیت کے کیمپ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ اور اس طرح تبلیغ اسلام کا کام منظم طور پر شروع ہوا۔ اور کئی نئے مشن کھولے گئے۔ جن میں ملایا۔ سنگاپور سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ فلسطین۔ ہالینڈ۔ جرمنی ٹرینیڈاڈ۔ سیلون۔ بورنیو اور شام وغیرہ مشہور ہیں۔

پھر تحریک جدید کے ذریعہ سے ہی اسلام کی صحیح طور پر اشاعت کی غرض سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کا کام جاری ہے۔ اور عیسائی ممالک میں خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر کا کام بھی ہو رہا ہے۔

احمدیت کی غرض وغایت

اس کے بعد مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے پون گھنٹہ "احمدیت کی غرض" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے نزول کے ذریعہ سے دنیا کو ایک کامل اور جامع شریعت عطا فرمائی۔ جو کہ تمام روحانی اور جسمانی امراض کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ لیکن قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں پر ایک ضعف اور انحطاط کا دور آنے والا تھا۔ اور بمطابق آیت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مسلمان یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے والے تھے اسی زمانہ کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فیج اعوج قرار دیا ہے۔ جبکہ مسلمان صرف برائے نام مسلمان ہوں گے۔ اور ان میں اسلام کی حقیقت نہیں ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حالت ہمیشہ نہیں رہے گی۔ بلکہ خدا تعالےٰ اسلام کے احیاء کے لئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث سے بھی ایسی بشارات کا علم واضح طور پر ہوتا ہے۔ جبکہ ایک فارسی الاصل انسان کے ذریعہ سے ایمان پھر دنیا میں واپس آئے گا۔

قرآن کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں مسلمان علماء نے اپنے ضعف اور انحطاط کا اقرار نہایت واضح الفاظ میں کیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر سر محمد اقبال، حضرت محدث دہلوی حضرت ولی اللہ شاہ صاحبؒ۔ حضرت مجدد الف ثانی رح اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے نہایت وضاحت سے مسلمانوں کے انحطاط اور روحانی گراوٹ کے متعلق لکھا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

> وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
> یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

غرض ایسے زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ایک مسیحا کو ہند میں مبعوث فرمایا۔ اور اس نے دنیا کے سامنے اعلان کیا کہ وہ تشنگانِ رحمت الٰہی کے لئے آسمانی پانی بن کر آیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی مرض کی تشخیص کی۔ اور اس کا صحیح علاج بھی پیش کیا۔ مسلمانوں کی بنیاد (۱) زندہ خدا (۲) زندہ کتاب اور (۳) زندہ رسول پر ہے۔ لیکن مسلمان ان تینوں کے منکر ہو چکے تھے وہ زندہ خدا سے تعلق کاٹ چکے تھے۔ اور وحی الٰہی اور الہام کے منکر تھے۔ وہ قرآن کریم کو بجائے زندہ ماننے کے اسے صرف ایک پرانا قصہ سمجھتے تھے۔ اور اس کی بعض آیات کو منسوخ سمجھتے تھے۔ اور پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدینہ میں مدفون مان کر اور مسیح ناصری کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کا اقرار کر کے عملاً اس بات کا اقرار کر چکے تھے۔ کہ زندہ رسول مسیح ناصری ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تینوں کا ایک نیا تصور مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ اور بتایا کہ خدا تعالےٰ اب بھی ویسے کلام کرتا ہے جس طرح وہ پہلے کرتا تھا۔ اور یہی اس کی زندگی کی علامت ہے اور قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ کہ جس کی ہدایت کی شعاعیں آج بھی اسی طرح کام کرتی ہیں جیسا کہ آج سے تیرہ سو سال قبل۔ پھر آپ نے مسیح ناصری کی وفات کو ثابت کر کے یہ بتایا کہ اس زمانہ میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود ہی زندہ موجود ہے۔ کہ جس کی مکمل پیروی سے آج بھی انسان بلند سے بلند درجات کو حاصل کر سکتا ہے۔ یہی تینوں عقائد احمدیت کی خاص بنیاد ہیں۔ اور ان کے ماننے سے ہی اہلِ اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔ اور اس کے ماننے کے ذریعے سے ہی ان میں صحیح طور پر قوتِ عمل پیدا ہو سکتی ہے۔

بعض اعتراضات کے جواب

اس کے بعد مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے چالیس منٹ تک "عقائد احمدیت پر اعتراضات اور ان کے جواب" کے موضوع پر تقریر کی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

احمدیت اپنی ذات میں کسی نئے مذہب کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسلام کی حقیقی شکل اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس دین کا نام ہے۔ جو حضورؐ کے ذریعے قرآن کریم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوا۔ یہ خیال کہ یہ کوئی نیا مذہب ہے۔ یہ مخالفین احمدیت کی پھیلائی ہوئی غلط فہمی ہے۔ احمدیت پر جو بھی اعتراضات کئے گئے ہیں۔ وہ عین منہاج نبوت کے مطابق ہیں۔ اور ان کے جوابات بھی سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں اعتراضات کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔ اور اب صرف اشتعال انگیزی کی غرض سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور ان واقعات کو عموماً غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔

پہلا اعتراض - پہلا اعتراض جو اس زمانہ میں کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے مسلمانوں کو جو آپ کی جماعت میں داخل نہیں ہیں بُرے ناموں سے یاد فرمایا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں نہیں کیا گیا بلکہ یہ ۱۹۲۳-۲۴ء میں سیاسی اغراض کے لئے احرار کی طرف سے پیدا کیا گیا تاکہ لوگوں کو احمدیت سے متنفر کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر تحقیق کی جائے۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل حقیقت کو بالکل غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت تک کسی کے خلاف کوئی سخت کلمہ نہیں کہا جب تک کہ اس نے رسول کریمؐ کے خلاف دیدہ دہنی

نہ کی ہو۔ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ پیش آنے کا اقرار تو آپ بیعت میں لیتے تھے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٰ حب پیغمبرم

کجا یہ کہ آپ نے کوئی ایسا کلمہ کہا ہو۔ جو مسلمانوں کو تکلیف دے۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷ کی عبارت میں سے ذریۃ البغایا کو پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مسلمانوں کے متعلق قطعاً نہیں کہا گیا۔ بلکہ اس میں واضح طور پر آریوں اور عیسائیوں کا ذکر ہے۔ اور انہی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں آپ نے مکہ معظمہ کو مخاطب کر کے مسلمانوں کے ساتھ خاص احسان اور نیک سلوک کے لئے کہا ہے اور پھر انہیں اپنا بھائی بھی کہا ہے (آئینہ کمالات ص۲۲۳ و ۲۲۴) اس لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے متعلق اس قسم کے الفاظ بیان فرمائے ہیں وہاں دوسری طرف ایسے الفاظ سے انہیں یاد کریں۔ پھر یہ بھی کہ ذریۃ البغایا کا صحیح ترجمہ ہدایت سے دور اور سرکش انسان ہے اور لغات سے بھی ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض اور علماء نے بھی اس کو استعمال کیا ہے۔ چنانچہ امام باقر نے روح الکافی میں لکھا ہے

الناس کلھم اولاد البغایا ما خلا شیعتنا۔ اب یہ عقل کے خلاف ہے کہ ایسا عالم دوسرے لوگوں کو ایسے الفاظ سے یاد کرے۔ بلکہ اس کے معنے سرکش انسان کے ہی ہیں۔

دوسری عبارت نجم الہدیٰ سے پیش کی جاتی ہے۔ جس میں حضور فرماتے ہیں۔

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ونساءھم من دونھن الاکلب

اس شعر کے سیاق و سباق کو بھی دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ اکلب کا لفظ ان عیسائی پادریوں اور ان کی عورتوں کے متعلق استعمال کیا ہے۔ جو رسول مقبول صلے اللہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ چنانچہ آج پچاس سال سے زائد عرصہ کے بعد جبکہ وہ تمام لوگ فوت ہو چکے ہیں۔ آج مخالفین اشتعال انگیزی کے لئے اس کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہیں۔

تیسری عبارت تبلیغ رسالت جلد ۲ سے پیش کی جاتی ہے کہ احمدیہ جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ یہ اعتراض بھی بالکل غلط ڈنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے اس عبارت میں خود کاشتہ پودا اپنے خاندان کے متعلق استعمال کیا ہے۔ یہ کوئی خفیہ دستاویز نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک کھلا اشتہار ہے۔ اور گورنر کے نام کھلی چٹھی ہے۔ پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے تو یہ اسی قسم کا سوال ہے کہ جس طرح فرعون نے حضرت موسےٰؑ کو کہا کہ تو میرا خود کاشتہ ہے۔ اور میں نے تجھے پالا پوسا ہے۔ تو حضرت موسےٰ نے یہی کہا کہ دنیوی لحاظ سے بیشک میں تیرے احسان کو مانتا ہوں۔ لیکن دینی نکتہ نگاہ سے تیری پیروی اور اطاعت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیوی لحاظ سے انگریزوں کے احسان کو مانتے ہیں۔ لیکن دینی لحاظ سے آپ نے انہیں دجال کہا اور عیسےٰؑ کو وفات یافتہ ثابت کیا اور اس طرح ان کے مذہب کو ہی بیخ و بن سے ہلا دیا۔ تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو فرمایا۔ غرس‌ت بیدی کہ آپ خدا تعالےٰ کے کاشتہ پودا ہیں۔ اس لئے دنیا کی مخالفتیں اور دیگر مشکلات آپ کو بڑھنے سے نہیں روک سکتیں اور احمدیت کی دن بدن ترقی اسباب کی گواہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت خدا تعالےٰ کی کاشتہ ہے۔

مکرم مکا۔ عبدالرحمٰن خادم کی تقریر کے بعد پونے بارہ بجے دوسرے روز کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مغرب اور اسلام کے موضوع پر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بصیرت افروز تقریر

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز یعنی ۲۸ر دسمبر کو پہلا اجلاس مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کی صدارت میں صبح سوا نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد کراچی کے مبارک احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی نظم سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر

بعدہٗ سابق امام مسجد لندن و مبلغ بلاد عربیہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات اور ان کے جوابات کے موضوع پر ایک نہایت ٹھوس اور مدلل تقریر فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے اس امر کو واضح فرمایا۔ کہ یورپی مستشرقین نے بائیبل اور روایات قدیمہ کی آڑ لے کر قرآن مجید پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ وہ بعینہٖ اسی قسم کے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کفار مکہ کیا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات سے استنباط کرتے ہوئے بتایا کہ کفار مکہ اور عیسائی مستشرقین کے اعتراضات میں باہمد گر یکسانیت سے قرآن مجید کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید نے متعدد آیات میں کفار مکہ اور نصاریٰ کے لئے ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں اسلام کے خلاف اعتراضات کرنے میں دونوں کی ذہنی مناسبت بذات خود قرآن مجید کی صداقت پر دال ہے۔ کیونکہ قرآن مجید نے ان کی اس حالت کو پہلے ہی بیان کر دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کفار مکہ کے بعض اعتراضات بیان کئے۔ اور ان کے بالمقابل اس زمانہ کے مستشرقین کے بعض اعتراضات پڑھ کر سنائے۔ اور واضح کیا۔ کہ مستشرقین نے بعینہٖ وہی اعتراضات دہرائے ہیں۔

احادیث کی رو سے جواب

دوران تقریر میں آپ نے مزید فرمایا۔ چونکہ یہی اعتراضات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی کئے گئے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا جواب دیا تھا اس لئے ان میں سے اکثر کے جواب ہمیں خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث میں بھی ملتے ہیں۔ چنانچہ مکرم مولوی صاحب نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ساتھ کے ساتھ ایسی احادیث بھی پیش فرمائیں۔ جن میں پہلے سے ان اعتراضات کا جواب موجود ہے نیز آپ نے اس امر کو بھی نہایت خوبی سے واضح فرمایا۔ کہ بعینہٖ یہی اعتراضات خود انجیل پر بھی وارد ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کی تائید میں آپ نے جا بجا انجیل کے حوالہ جات پیش کر کے بتایا۔ کہ اگر ان اعتراضات کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر قرآن مجید سے زیادہ خود انجیل ان کی زد میں آتی ہے۔ آپ نے جن اعتراضات کے جواب دیئے ان سب کا لب لباب یہ تھا کہ نعوذ باللہ قرآن مجید خدا کا کلام نہیں ہے۔ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے خود بنایا ہے۔ اور یہ قرآن سر تا سر قصے کہانیوں پر مشتمل ہے۔ اسی اعتراض کی تائید میں مستشرقین نے بزعم خود قرآن مجید میں جو تاریخی اور جغرافیائی غلطیاں نکالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ محترم شمس صاحب نے ان سب کا تفصیل سے جواب دیا اور قرآن مجید میں انبیائے سابق کے جو حالات بیان ہوئے ہیں۔ ان کا مقابلہ انجیل کے بیان کردہ قصوں سے کر کے دکھایا کہ انجیل میں جو لکھا ہے۔ ان کی حیثیت قصوں اور کہانیوں سے زیادہ نہیں ہے۔ برخلاف اس کے قرآن مجید میں یہ واقعات ایک خاص مقصد کے ماتحت بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات سے خبردار کیا جا سکے۔ سو گویا قرآن مجید کے بیان کردہ واقعات محض واقعات ہی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ نہایت اہم بالشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو کر قرآن مجید کی صداقت ظاہر کرتی چلی آ رہی ہیں۔

جواب کا ایک اور طریق

مستشرقین کے جملہ اعتراضات کا بے حقیقت ہونا ثابت کرنے کے بعد محترم شمس صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ مستشرقین کے اس الزام کا کہ قرآن مجید قصے کہانیوں کی کتاب ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذاتی خیالات کو ظاہر کرتی ہے ایک عملی جواب بھی ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ صحابہ کرام رضوان میں جو روحانی انقلاب قرآن مجید کے ذریعہ رونما ہوا تھا۔ ہر دور میں ایک ایسی جماعت موجود رہی جو اپنے عمل سے وہی نمونہ پیش کر کے اس قسم کے بے بنیاد اعتراضات کا ازالہ کرتی رہے۔ ایسے باخدا مسلمانوں کا وجود ایک عملی جواب ہوگا۔ کہ تم تو قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہو۔ لیکن اس کی پُر اثر تعلیمات کے نتیجے میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کا نمونہ ہر شعبۂ زندگی میں بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتا ہے۔ اگر یہ محض قیاس آرائیوں اور ذاتی خیالات کی کتاب ہے۔ تو پھر اس کے ذریعہ یہ روحانی انقلاب کیسے رونما ہو سکتا ہے۔

ہز ایکسی لینسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی پُر مغز تقریر کے بعد ہیگ کی عالمی عدالتِ انصاف کے جج ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مغرب اور اسلام کے موضوع پر ایک نہایت بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں آپ نے اسلام کے متعلق اہلِ مغرب کے موجودہ خیالات اور تاثرات کا تجزیہ کر کے بتایا کہ اب اہلِ مغرب کے بعض طبقوں میں اسلام کی طرف میلان بڑھ رہا ہے۔ تعصب کی وہ فضا جس کے تحت اسلام کو بدنام کرنے کی خاطر من گھڑت قصوں اور بے معنی قسم کے اعتراضات کو ہوا دی جاتی تھی رفتہ رفتہ دور ہوتی جا رہی ہے۔ لوگ اسلام کی بعض خوبیوں کا اعتراف کرنے میں اب کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ ہاں ہم بعض مسائل اور امور کے بارے میں ان کے اعتراضات علی حالہٖ اب بھی قائم ہیں۔ البتہ ان کی نوعیت بہت حد تک بدل چکی ہے۔ اب ان میں تعصب کی بجائے تحقیق کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے اہلِ مغرب کے بعض طبقوں میں ذہنی تبدیلی کے اس رجحان کی صحیح کیفیت بیان کرنے کے بعد اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ موجودہ حالات میں اہلِ مغرب کو اسلام کے قریب لانے اور ان پر اسلام کی حقانیت واضح کرنے کے سلسلہ میں

احباب جماعت پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی کیا ضرورت ہے!

اہل مغرب میں بیداری کی نوعیت

چودھری صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے موضوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ بہت وسیع مضمون ہے اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ جن پر ایک نہیں کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ میں فی الوقت اختصار کے ساتھ بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ سفر یورپ سے واپسی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات میں اس کے بہت سے پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسی طرح مبلغ امریکہ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے بھی جو پچھلے دنوں یہاں آئے ہوئے تھے، ایک جلسے میں اس کے بعض پہلوؤں کو واضح کیا تھا۔ پھر خود اس جلسہ میں بھی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنی تقریر میں اس کے بعض حصے بیان کر دیئے ہیں۔ اور علمی لحاظ سے اس کا ایک حصہ مکرم جلال الدین صاحب شمس کی تقریر میں بھی آپ کے سامنے آ چکا ہے۔ میں جس حصہ کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ وہ اس امر سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ اب مغربی یورپ اور شمالی امریکہ میں تبلیغ اسلام کا راستہ کھل رہا ہے۔ لیکن اس سے یہ قیاس نہیں کر لینا چاہیئے۔ کہ اب وہاں لوگ دھڑا دھڑ مسلمان ہوتے چلے جائیں گے۔ ان میں اسلام کی طرف توجہ اور بیداری اسی قدر ہے کہ ان کے بعض طبقے اسلام کی تعلیمات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ ان میں اس میلان کا پیدا ہونا ہمارے لئے ایک انتباہ کا درجہ رکھتا ہے۔ کہ اب ہمیں وہاں اپنی توجہ تبلیغ پر اور زیادہ مرکوز کر دینی چاہیئے۔ اور جہاں جہاں یا جس حد تک ہماری توجہ مکمل نہیں ہے۔ اسے تکمیل تک پہنچا کر ہمیں اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اعتراضات کی تقسیم

تقریر جاری رکھتے ہوئے چودھری صاحب موصوف نے فرمایا۔ تیاری کے دو پہلو ہیں۔ ایک علمی اور دوسرا عملی۔ جہاں تک علمی پہلو کا تعلق ہے۔ ہمیں حالات اور ضرورت کے مطابق علمی مواد یورپ اور امریکہ کی زبانوں میں مہیا کرنا ہوگا۔ وہاں کس قسم کے اعتراضات ہوتے ہیں۔ اس کا کسی حد تک ذکر مکرم شمس صاحب کی تقریر میں بھی آ چکا ہے۔ نوعیت کے لحاظ سے ان اعتراضات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اعتراضات کی ایک قسم تو ایسے اعتراضات پر مشتمل ہے۔ جو مخالفین نے خود وضع کر لئے۔ بغض و تعصب کے سوا ان کی اور کوئی بنیاد نہ تھی۔ ایسے اعتراضات کی طرف توجہ دینے کی اب ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں کے سنجیدہ لوگوں نے محسوس کر لیا ہے کہ یہ اعتراضات بالکل بودے اور بے بنیاد ہیں۔ ان کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مثال کے طور پر بعض مستشرقین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ مسلمان کہتے ہیں۔ کہ جبرائیل صحابہؓ کی موجودگی میں آنحضرتؐ پر وحی لاتے تھے۔ وہ دیکھ رہے ہوتے تھے کہ جبرائیلؑ آئے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔ کہ جبرائیلؑ فرشتہ کبوتر کی شکل میں آتا تھا۔ اور کان میں وحی کرتا تھا۔ یہ من گھڑت قصہ بیان کرنے کے بعد ایسے مستشرقین نے پھر خود ہی اپنی طرف سے اس کی وضاحت یوں کی ہے۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک کبوتر سدھا لیا ہوا تھا آپ اپنے کان کی لو کے پاس جَو کے دانے رکھ لیتے تھے۔ کبوتر کان کے پاس آ کر بیٹھ جاتا تھا۔ اور دانے کھانے لگتا تھا۔ اور لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جبرائیل کبوتر کی شکل میں آ کر آپ پر وحی نازل کر رہا ہے۔ اسی طرح بعض مستشرقین کی کتابوں میں یہ من گھڑت بات بھی درج ہے کہ جس تابوت میں وصال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جسد اطہر رکھا گیا تھا۔ وہ روضۂ مبارک کے اندر ہوا میں معلق لٹک رہا ہے۔ یہ لکھنے کے بعد پھر خود ہی اپنی طرف سے ایسے مستشرقین نے لکھا ہے کہ بات یہ ہے کہ تابوت سکے کا بنا ہوا ہے۔ اور کمرے کے مختلف گوشوں میں مقناطیس اس طریق اور انداز سے لگایا گیا ہے کہ اس کی کشش کی وجہ سے وہ ہوا میں لٹکا ہوا ہے۔ یہ اور اسی قسم کے دوسرے اعتراضات قطعاً کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ ان کا غیر معقول اور خلاف واقعہ ہونا وہاں کے سنجیدہ طبقے پر خود ہی واضح ہو چکا ہے۔

(۲) دوسری قسم کے اعتراضات وہ ہیں۔ جن کا مکرم شمس صاحب نے اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے۔ وہ علمی نوعیت کے ہیں۔ ان کا جماعت کی طرف سے بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ ان میں سے جو اعتراضات کسی قدر وزنی خیال کئے جائیں۔ ان کے متعلق مواد کو جو پہلے سے موجود ہے۔ پھر پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ اعتراضات اور ان کے ازالہ کی فکر بھی چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ اب وہاں کے سنجیدہ طبقے خود بھی ان کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

(۳) تیسری قسم کے اعتراضات وہ ہیں جو یورپ اور امریکہ کے سنجیدہ طبقوں کی طرف سے خود مسلمانوں کی تحریرات کی روشنی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے اعتراضات پیش کرتے وقت اس امر پر زور دیتے ہیں۔ کہ یہ باتیں خود مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہیں۔ ایسے اعتراضات کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ اعتراضات ہیں۔ جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اطہر پر کئے جاتے ہیں۔ دوسرے اعتراضات وہ ہیں جن کا تعلق قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے یا اس کی مخصوص تعلیمات سے ہے۔ ان اعتراضات کے ضمن میں۔ محترم چودھری صاحب نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا والے واقعہ کے علاوہ ناسخ و منسوخ۔ حیات مسیح قتل مرتد اور جہاد کی جارحانہ نوعیت کے مسائل کا خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا۔ کہ اس قسم کے اعتراضات وہاں کے اچھے سمجھدار طبقہ کے لوگ بھی کرتے ہیں۔ اور اپنے اعتراضات کو وزنی بنانے کے لئے بالعموم کہتے ہیں۔ کہ یہ باتیں خود تمہاری کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔

اہلِ یورپ کا استدلال

وہ ان اعتراضات کو پیش کرتے وقت ان مسائل سے نتائج اخذ کر کے انہیں اور زیادہ مضحکہ خیز بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمان خود مانتے ہیں۔ کہ بعض آیات اب منسوخ ہو چکی ہیں۔ یا بعض آیات نے دوسری آیات کو منسوخ کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح قرآن مجید کا منجانب ہونے کا دعویٰ از خود باطل ہو جاتا ہے۔ قرآن اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ اگر یہ اللہ تعالےٰ کا کلام نہ ہوتا۔ تو اس میں اختلاف کی گنجائش ہو سکتی تھی۔ چونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اس لئے اختلاف اور تضاد سے پاک ہے وہ کہتے ہیں۔ نسخ کا مسئلہ خود اس امر پر دال ہے۔ کہ بعض آیات میں اختلاف ہے۔ جبھی تو بعض آیات پر عمل منسوخ ہوا۔ اندریں حالات قرآن کریم کا منجانب اللہ ہونا باطل ٹھیرتا ہے۔ اسی طرح مسیح کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن سے ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ مسیح خدا یا خدا کا بیٹا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ جب کفار مکہ نے تمہارے رسول سے کہا۔ آسمان پر جا کر دکھاؤ۔ تو تمہارے رسول نے جواب دیا۔ میں تو انسان رسول ہوں۔ میں نے کب دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں آسمان پر جا سکتا ہوں۔ بر خلاف اس کے تمہارے اپنے عقیدے کے مطابق مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے۔ تو وہ تمہارے رسول کے مقابلے میں غیر انسان رسول ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ یہی حال قتل مرتد کے مسئلے کا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو جائے تو تم اس کی گردن اُڑا دیتے ہو۔ ایسے مذہب پر کون ایمان لا سکتا ہے۔ کہ جو اس حد تک جبر روا رکھتا ہو۔ کہ حق کی راہ میں حائل ہو کر انسان کی گردن اتار دے۔ اسی طرح جہاد کی جارحانہ نوعیت کا حال ہے۔ ان کا اعتراض یہ ہے کہ جس مذہب کی تعلیم ہی یہ ہو۔ کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے ہمیشہ برسر پیکار رہنا چاہیئے۔ اور اگر صلح ہو بھی تو محض عارضی ہو۔ ایسے مذہب میں رواداری کا سوال ہی کب پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کے بعض دوسرے اعتراض پیش کرتے وقت انہیں تقویت اس بات سے پہنچتی ہے کہ خود بعض مسلمانوں کی کتابوں میں یہی کچھ لکھا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ان عقائد کو مانتی ہے۔ اس لئے یہ چیزیں اسلام کا جزو ہیں۔ پس اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ان اعتراضات کی تردید میں زیادہ تحقیق کے ساتھ قرآن مجید کی اصل تعلیمات کو پیش کیا جائے اور کیا بھی جائے ان کی اپنی زبانوں میں اور ان کے اسلوب کے مطابق کہ جس طرف وہ متوجہ ہو سکیں۔

ایک نہایت اہم پہلو

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم چودھری صاحب موصوف نے فرمایا۔ اس موضوع سے تعلق رکھنے والی ایک اور بات جو ان اعتراضات سے بھی زیادہ اہم ہے۔ یہ ہے کہ موجودہ ایٹمی دور میں یہ سوال یورپ اور امریکہ کے لوگوں کی توجہ کا خاص مرکز بنا ہوا ہے۔ کہ کیا اسلام موجودہ زمانہ کے لئے وہ ہدایت پیش کرتا ہے۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ فلسفۂ حیات کے لحاظ سے ایسی ہدایت باقی ادیان میں موجود نہیں ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسلام کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ اب اسلام میں بھی نہیں پائی جاتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ کسی حد تک اسلام کی فوقیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک اسلام میں پہلے ایسی ہدایت موجود تھی لیکن اب وہ مفقود ہو چکی ہے۔ بہر حال وہ ذاتی طور پر یہ نظریہ رکھنے کے باوجود کہ مذہب اس قسم کی ہدایت کے لئے ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک وہ صرف اخلاقی تعلیم سے عبارت ہوتا ہے وہ اسلام سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ اگر ایسی صلاحیت سے بہرہ مند ہے تو آگے آئے اور ان کی رہنمائی کرے۔ یہ امر خاص طور پر ان کی توجہ کو اسلام کی طرف پھیرنے کا موجب بنا ہوا ہے۔

حالات کا تقاضا

یورپ کے سنجیدہ طبقہ کی طرف سے بالعموم اسلام پر عملی رنگ میں جو اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ اور ان اعتراضات کے باوجود نئے تقاضوں کے لحاظ سے وہ اسلام سے رہنمائی کی جو توقع رکھتے ہیں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد محترم چودھری صاحب نے اس امر کو بھی واضح کیا کہ ان حالات میں ہم پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علمی میدان میں اس وقت ہمیں دو اہم کام سر انجام دینے ہیں۔

اوّل۔ مغربی زبانوں میں مذکورہ بالا اعتراضات کی تردید پیش کرنا۔

دوم۔ مغرب کے سامنے اسلام کی حقیقی تعلیم میں سے وہ فلسفۂ حیات پیش کرنا جس کی مدد سے موجودہ زمانہ کے یورپی باشندے اپنی مشکلات کو حل کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم مقصد یہی تھا کہ موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اسلام کی صداقت کا ثبوت مہیا کیا جائے اللہ

تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرماکر اس ضرورت کے پیدا ہونے سے قبل ہی اس کو پورا کرنے کا سامان کردیا۔ پس وہ ہدایت جس کی آج دنیا ضرورت محسوس کررہی ہے بہترین شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اس ہدایت کو پیش کریں۔ پھر کاغذ طباعت اور جلد وغیرہ اس حد تک معیاری ہونی چاہیئے کہ جس کی طرف وہ متوجہ ہو سکیں۔ وہ اس ہدایت کی طرف اس وقت تک متوجہ نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ ان کی اپنی زبان محاورے اور اسلوب میں اور ان کے اپنے معیار کے مطابق زیور طباعت سے آراستہ ہوکر ان کے سامنے نہ آئے۔ اس میں شک نہیں۔ ریسرچ کرنے والے علمی مواد سے خواہ وہ کسی شکل و صورت میں ہی کیوں نہ میسر آئے استفادہ کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمارا مقصد اس ہدایت کو معدودے چند اشخاص تک پہنچانا نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ عام لوگ اس کی طرف متوجہ ہوکر اس کی ہمہ گیر افادیت کو محسوس کریں۔ سو جب تک ہم ان کی اپنی زبان محاورے اسلوب اور معیار کو مدنظر نہیں رکھیں گے ہم اسلام کی طرف ان کے میلان سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس مخصوص مواد کو ہی نہیں بلکہ اپنے تمام لٹریچر کو ہی اس سرزمین میں اسی پیمانے پر پیش کرنا ہوگا۔

عملی پہلو اور اس کی اہمیت

تقریر جاری رکھتے ہوئے چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ اب میں اس موضوع کے عملی پہلو کو لیتا ہوں۔ مکرم شمس صاحب نے بھی اپنی تقریر کے آخر میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دراصل مغرب میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو یا تو اسلام کی خوبیوں کا قائل ہے یا انفرادی رنگ میں ذہنی اور تبلیغی طور پر ان کو آسانی سے قائل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلام کی اس تعلیم کو جو اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتی ہے۔ ہمارے سامنے عملی نمونہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس کے عملی پہلو اجاگر ہوکر ہمیں یہ اطمینان دلاسکیں کہ یہ تعلیم فی الواقعہ قابل عمل بھی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے موجودہ زمانہ کے لوگوں میں ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ موجودہ دور کے مخصوص حالات کے پیش نظر وہ عملی نمونہ کا مطالبہ کررہے ہیں۔ ان کے اس مطالبہ کو پورا کرنا ہماری جماعت کا کام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تھا کہ جہاں ایک طرف اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ وہاں ایک ایسی جماعت تیار کی جائے جو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنے اور انہیں محض زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل سے حق کی طرف دعوت دے۔

نمائش گاہِ عالم

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا قادیان میں جماعت پر جو زمانہ گذرا تھا وہ ابتدائی تربیت کا زمانہ تھا۔ اور اب باقاعدہ ایک جماعتی رنگ پیدا ہو چکا ہے۔ اس ابتدائی تربیت کے نتیجے میں دوسری اور تیسری نسل آگے آرہی ہے۔ قادیان میں تربیت کا زمانہ ایک *laboratory stage* کا درجہ رکھتا تھا۔ کہ جب ہم ایک خاص تربیتی ماحول میں محصور ہوتے ہوئے اپنے آپ کو نئے تقاضوں سے ہم آہنگ، بنانے کی کوشش کررہے تھے لیکن اب صورتِ حال بدل چکی ہے۔ اب ہم لیبارٹری سٹیج کے تربیتی ماحول سے گذر کر نمائش گاہ عالم میں داخل ہو چکے ہیں۔ بیرونی دنیا کی توجہ ہماری طرف ہے۔ اور وہ اس انتظار میں ہے کہ ہم جس تعلیم کو پیش کررہے ہیں اپنے عمل سے اس کا کیا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ہم لوگ جنہوں نے خدائی مشیت کے تحت ایک عرصہ تک تربیت حاصل کی ہے نمائش گاہ میں قدم رکھنے کے بعد یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم وہ نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ بعض امور ایسے ہیں۔ کہ جنہیں وسائل موجود نہ ہونے کے باعث ہم عملی نمونہ پیش نہیں کرسکتے۔ مثال کے طور پر صنعتوں اور کارخانوں کے متعلق کہا جاسکتا ہے۔ کہ ہم میں بڑے بڑے صنعت کار اور کارخانہ دار نہیں ہیں۔ کہ جو اپنے عملی نمونہ سے پیداوار دولت اور آجر و مزدور کے معاملات میں دنیا کے سامنے عملی نمونہ پیش کرسکیں۔ لیکن زندگی کے اور بہت سے پہلو ایسے ہیں۔ جن میں کسی قسم کے وسائل کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں۔ ان میں سے ہر امر میں ہم میں سے ہر ایک ذرا سی کوشش سے اسلامی معاشرت کا بہترین نمونہ پیش کرسکتا ہے۔ مثلاً ایک عام شہری کی حیثیت سے مسلمان کا کیا طرز عمل ہونا چاہیئے۔ شہری قوانین کی پابندی صفائی۔ پاکیزگی۔ وقت کی قدر۔ احساس فرض۔ میل ملاقات۔ اجنبی اشخاص سے پیش آنے کا طریق۔ باہمی تعاون اور مدد کا جذبہ۔ بیشمار ایسی چیزیں ہیں۔ جن میں ہم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر باقی دنیا کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ قادیان تربیتی ماحول کے تحت ہمارا عمل بہت حد تک اسلامی طرز معاشرت کے مطابق ہے۔ لیکن یہ مطابقت اس حد تک واضح اور نمایاں ہونی چاہیئے کہ جو دوسروں کو نہ صرف نظر آئے بلکہ ان پر اثر پذیر ہو۔ اور ان کے دل گواہی دیں۔ کہ واقعی یہ ہم سے ایک برتر تہذیبی نظام پر عمل پیرا ہیں۔ پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں آپ لوگوں کو صفائی پاکیزگی اور حسنِ معاشرت کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس تلقین کا مقصد صرف یہی نہیں تھا۔ کہ ربوہ کی گلیاں اور بازار اور گھر صاف ستھرے ہوں۔ اور اس کا آپ لوگوں کی صحتوں پر اچھا اثر پڑے۔ بلکہ جیسا کہ حضور نے بھی ارشاد فرمایا تھا۔ اس کا ایک مقصد یہ تھا کہ تم لوگ شہری زندگی کا ایک اچھا نمونہ پیش کرکے دوسروں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکو۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اب تربیت گاہ والا مرحلہ گذر چکا ہے۔ اور ہم نمائش گاہ کے مقام پر لاکر کھڑے کردیئے گئے ہیں ربوہ خواہ ملک کے اندر اتنا مشہور نہ ہو لیکن بیرونی دنیا میں اس کا کچھ کم چرچا نہیں ہے۔ سفر کی سہولتیں اور رواج عام ہوجانے کے باعث یورپ اور امریکہ کے لوگ بڑی کثرت سے پاکستان آرہے ہیں۔ یہاں آنے کے بعد وہ از خود ربوہ کی طرف بھی کھنچے چلے آتے ہیں۔ وہ اسے اس نگاہ سے ہی نہیں دیکھتے کہ دنیا بھر میں ہونے والی تبلیغ اسلام کا مرکز ہے۔ بلکہ وہ یہاں کے لوگوں کے عادات و اطوار فکری نہج۔ رہنے سہنے کے طریق۔ میل ملاقات صفائی ستھرائی ہر چیز کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کا مطمح نظر محض ایک شہر کو دیکھنا نہیں ہوتا بلکہ وہ اسلامی معاشرت کے عملی نمونہ کی تلاش میں یہاں آتے ہیں۔ میں یورپ اور امریکہ میں بہت سے ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو مختلف اوقات میں پاکستان آتے رہے ہیں۔ ان میں سے کئی لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ ربوہ بھی گئے تھے۔ اور یہ کہ انہوں نے وہاں کیا کیا دیکھا اور کس حد تک اسلامی معاشرت کا عملی نمونہ ان کے سامنے آیا۔ وہ لوگ اسلام کی خوبیوں کے بہت حد تک قائل ہو چکے ہیں۔ لیکن حسنِ معاشرت کے لحاظ سے دنیا بھر میں بالعموم مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں اسلام کی تعلیم تو اچھی ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں کی طرح بننا نہیں چاہتے ہاں اسلامی معاشرے کا ایک صحیح ماڈل اگر ان کے سامنے آجائے تو ان کے لئے قبول حق کا راستہ آسان ہوسکتا ہے۔

پس حسنِ معاشرت کے لحاظ سے جو باتیں باہمی تعاون اور انفرادی کوشش سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ انہیں محض اس نظریہ کے ماتحت ہی حاصل نہ کرو کہ اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا بلکہ اس نیت اور ارادے کے ساتھ ان چیزوں پر عمل پیرا ہو کہ تمہارا یہ عمل بہت سے متلاشیانِ حق کے لئے ہدایت کا موجب ہوگا۔ آپ لوگ اس نظریہ کے تحت حسنِ معاشرت کا ایک عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور یاد رکھیں کہ اگر آپ ربوہ کی ایک گلی صاف کریں گے تو اس کے نتیجہ میں امریکہ میں خدا اسے سینکڑوں دل صاف کردے گا۔ اگر آپ کے اخلاق یہاں درست ہوں گے تو اس کے اثر سے مغرب میں بہت سے لوگوں کو قبول حق کی سعادت میسر ہوگی۔ گھر کی۔ گلی کی۔ بچوں کی اور اپنے ماحول کی صفائی ستھرائی اب انفرادی حیثیت نہیں رکھتی۔ بلکہ تبلیغ اسلام کے کارگر ہونے کے لحاظ سے یہ چیزیں بہت دور رس نتائج کی حامل ہیں۔ انہی باتوں کے ذریعہ ہم نے اہلِ مغرب کے سامنے یہ نمونہ پیش کرنا ہے۔ کہ اگر تم اسلام قبول کروگے تو تم یہ کچھ بن سکتے ہو۔ پس آج ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ آپ کی ہر حرکت و سکون معائنہ اور امتحان کے تحت ہو ۲۴ گھنٹوں میں سے کوئی وقت ایسا نہ گذرے کہ جب آپ اسلام کا عملی نمونہ پیش نہ کررہے ہوں۔ اگر آپ اپنے اندر یہ کیفیت پیدا کریں گے۔ تو پھر دنیا میں تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو پھیلانے کی زیادہ ضرورت نہیں رہے گی۔ تمہارے عملی نمونہ سے متاثر ہوکر دنیا خود تمہاری طرف کھنچی چلی آئے گی۔ کیونکہ وہ خود ایک ایسی ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہیں کہ جس کی مدد سے وہ موجودہ ایٹمی دور میں محفوظ رہ کر روحانی اور جسمانی ترقیات سے بہرہ ور ہوسکیں ✽

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی بی عبد اللہ صاحب مبلغ مالا بار ایک عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرماتے رہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۲۔ خدا تعالیٰ نے خاکسار کو ایک نواسہ عطا فرمایا ہے۔ جو کہ عزیزم مکرم مولوی فضل عمر مبلغ سلسلہ کا لڑکا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بناکر درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ خاکسار

(سید غلام احمد از رسول پور اڑیسہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ایک پرائیویٹ ڈاکٹر صاحب سے کرایا گیا ہے حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین و صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ و درویشان قادیان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ خدائے رحیم و کریم خاکسار کو حسنات دارین سے نوازے۔

خاکسار

عبد الغفور خان روجھانوی احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

نقد و نظر

آزاد نوجوان کا سلطان القلم نمبر

صفحات ۳۸ بالتصویر

مدراس کے ہفت روزہ "آزاد نوجوان" نے دسمبر کے آخر پر سلطان القلم نمبر شائع فرمایا ہے۔ جو دیدہ زیب ہونے کے علاوہ بنایت اعلیٰ اور پر از معلومات مضامین پر مشتمل اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اول رضا اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر کے علاوہ قریباً سب مضامین نویس کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔ اور آپ کا جوش قابلِ صد تحسین۔ یہ اخبار مدراس جیسے علاقہ میں تیس سال سے بزبانِ اردو جاری ہے۔ گویا کہ وہ نہ صرف اسلام کا علم بلند کئے ہوئے ہے۔ بلکہ اردو کی ترویج کا موجب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جوش اور اسلام کے لئے غیرت میں برکت دے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔

احباب کو چاہیئے کہ نہ صرف یہ نمبر ہی خریدیں جو صرف آٹھ آنے میں دستیاب ہوسکتا ہے بلکہ اس کے مستقل خریدار بنیں۔ سالانہ چندہ ساڑھے چھ روپے اور ششماہی کا ۳½ روپے ہے۔

پتہ:۔ منیجر آزاد نوجوان مدراس ۱۴

"شمع نور"

یہ وہ ماہوار طبی رسالہ ہے۔ جو لاہور سے سیدنا خلیفۃ المسیح الاوّل رضا کے صاحبزادے مکرم حکیم عبدالوہاب صاحب کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ جو بعض طبی معلومات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ دوا خانہ نور الدین کی تیار کردہ ادویات سے استفادہ کی بھی دعوت دیتا ہے۔ زیر نظر رسالہ "شراب نمبر" ہے۔ جس میں شراب نوشی کے نقصانات واقعات و حقائق کے ذریعہ اجاگر کئے گئے ہیں۔ یہ مضمون ظاہر دلچسپ اور متعدد حقائق کا حامل ہے۔ قیمت فی پرچہ چار آنے ہے اور جودھامل بلڈنگ لاہور سے طلب کیا جاسکتا ہے۔

مقصد زندگی و احکام ربّانی

مؤلفہ

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن

منجملہ دیگر مطبوعات کے یہ ۸۰ صفحہ کا جدید رسالہ بھی حضرت سیٹھ صاحب کے اُس پاک جذبۂ خدمت اسلام کا آئینہ دار ہے جو آپ بنی نوع انسان کی ہمدردی کی خاطر وقتاً فوقتاً شائع فرماتے ہیں۔

اس مختصر مگر جامع رسالہ میں متعدد دیگر اں بہا احکام ربانی کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اگر انسان خالی الذہن ہو کر ان کا مطالعہ کرے تو اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اور اگر اس کے مطابق اپنی زندگی کو چلانے کی کوشش کرے تو یقینی ہے کہ وہ ایک کامیاب زندگی گذار سکتا ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب نے اس رسالہ کو بعض چھوٹے چھوٹے عنوانات میں تقسیم کر کے آیات قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ اور ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ساتھ مزین کیا ہے۔ یہ رسالہ فی الواقعہ اس قابل ہے کہ ہر معقول انسان اس کا مطالعہ کرے۔ اور اپنے لئے ابدی سکھ اور چین کے سامان پیدا کرے۔ اگرچہ قیمت کی تعین رسالہ پر نہیں تاہم خواہشمند دوست حضرت سیٹھ صاحب سے براہ راست طلب فرمائیں۔ جو بالعموم مفت بھیج دیا جاتا ہے۔

آنحضرت احسانات (بقیہ صفحہ) ضرورت کے لئے یہ آیت پیش کرتا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی قوم خواہ وحشیانہ حالت رکھتی ہے خواہ عقلمندی کا دعوےٰ کرتے ہیں فساد سے خالی نہیں ہیں۔

اب جبکہ تمام شہادتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا مشرق اور کیا مغربی اور کیا یہ آریہ ورت کے رہنے والے اور کیا عرب کے ریگستان کے باشندے اور کیا جزیروں میں اپنی سکونت رکھنے والے سب کے سب بگڑ گئے تھے۔ اور ایک بھی نہیں تھا جس کا خدا کے ساتھ تعلق صاف ہو اور بدعملیوں نے زمین کو ناپاک کر دیا تھا۔ تو کیا ایک عقلمند کو یہ بات سمجھ نہیں آسکتی کہ یہی وہ وقت اور یہی زمانہ تھا جس کی نسبت عقل تجویز کر سکتی ہے کہ ایسے تاریک زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہیئے تھا۔ (پیغام صلح صفحہ ۲۲-۲۳)

وزراء کی طرف سے تہنیت ناموں کے جوابات

حکومت کے وزراء جناب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد (وزیر تعلیم) جناب پنڈت پنت صاحب وزیر داخلہ۔ جناب اجیت پرشاد صاحب جین وزیر خوراک و زراعت نیز جناب گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر ایم۔ پی صدر پنجاب سٹیٹ کانگرس نے نئے سال کے آغاز پر مکرم ناظر صاحب امور عامہ و خارجیہ صدر انجمن احمدیہ کے تہنیت ناموں کا جواب دیتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد کے پیغامات ارسال کئے ہیں (اخبار میں جگہ کی قلت کے باعث تفصیلاً درج نہیں کئے گئے)

احمدیہ تبلیغی مشن جنوبی ہند کی مطبوعات ۱۹۵۵ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدیہ تبلیغی مشن جنوبی ہند کو جو نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایات کے ماتحت اشاعت کتب و ٹریکٹ و تبلیغ کا کام کرتا ہے۔ اس سال بھی حسب ذیل کتب و ٹریکٹ و پوسٹر کی اشاعت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کام میں اعانت کرنے والی جماعتوں اور افراد کو حسنات دارین سے نوازے اور ان کے اموال و اولاد میں برکت عطا کرے اور اُن کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

طالب دعا

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر

اسماء کتب و ٹریکٹ و پوسٹر درج ذیل ہیں

۱۔ پیغام امام جماعت احمدیہ کے نام (پیغام ۱۹۵۵ء کے لئے) (۲) پیغام امام ہندوستان کی جماعتوں کے نام (پیغام ۱۹۵۵ء کے لئے) (۳) خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (۴) خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (۵) ساری دنیا میں تبلیغ اسلام (پوسٹر، چارٹ کی شکل میں) (۶) پیشوایانِ مذاہب کے لئے دعوت نامہ بزبان انگریزی برائے پبلک (کتاب کی شکل میں)

(۷) یورپ کی عالمگیر کانفرنس کی روئداد (تفصیلی) "تبلیغ اسلام" کے نام سے کتاب)

(۸) خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۵ء زیر طبع۔

(۹) اسلام اور احدیت کیا ہے و دیگر امور بزبان انگریزی) زیر طبع

نوٹ۔ اس کے علاوہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی طرف سے فارسی زبان میں القاء چیلنج (۱) کا ترجمہ کتاب کی شکل میں شائع ہوا جس کا ترجمہ مولوی صدرالدین صاحب فاضل ایران نے فرمایا تھا (۲) حضرت امیرالمومنین کے عہد خلافت کے واقعات علیحدہ شائع کئے گئے ہیں (چارٹ کی شکل میں) (۳) حضرت امیرالمومنین کے خطبات جمعہ کے عنوانات ام سال کے میں نے جمع و ترتیب دیئے تھے۔ اس میں سے دس سال کے خطبات کے عنوانات چھپ چکے تھے اب دوسری قسط زیر طبع ہے۔

پریذیڈنٹ صاحبان متوجہ ہوں

نظارت ہذا کئی بار سیکرٹریان تبلیغ کو انفرادی طور پر اور اخبار بدر میں اعلانات کے ذریعہ توجہ دلا چکی ہے کہ وہ اپنی تبلیغی رپورٹیں باقاعدہ ماہوار بھجوایا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ سوائے چند جماعتوں کے سیکرٹریان کے اور کسی نے توجہ نہیں کی۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے ماتحت اب تبلیغ کا کام تیز ہو چکا ہے۔ اور آئندہ مزید سرگرمی سے کیا جائے گا۔ اس لئے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرائض کو ادا کریں۔ اور ماہ جنوری سے باقاعدہ ماہوار رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔ جن سیکرٹریان کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں وہ دفتر ہذا سے طلب کریں۔

اگر پریذیڈنٹ صاحبان کے توجہ دلانے پر بھی سیکرٹریان اپنے اس فرض کو ادا نہ کریں تو فروری کے پہلے ہفتہ میں ایسے سیکرٹریان کی جگہ نئے سیکرٹریان کا انتخاب کر کے منظوری حاصل کریں۔ مگر نئے سیکرٹریان ایسے ہوں جو مرکز کے ساتھ خط و کتابت کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں اور فرض شناسی کا مادہ بھی رکھتے ہوں۔

پریذیڈنٹ صاحبان کا بھی فرض ہوگا کہ وہ اپنی نگرانی میں رپورٹیں بھجوانے کا انتظام کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

دعائے نعم البدل:۔ عبدالعلیم صاحب درویش کتب فروش قادیان کے ہاں مورخہ ۱۹۵۶ء کو لڑکا تولد ہوا۔ اور ۲ روز بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

کراچی ۱۰ر جنوری - آج پاکستان کے دستور کے مسودہ کو شائع کر دیا گیا۔ جس کے مطابق پاکستان اسلامی وفاقی جمہوریہ ہوگا۔ اس کا سربراہ مسلمان ہوگا اور اردو، بنگالی سرکاری زبانیں ہوں گی۔ ۲۰ سال کے لئے انگریزی رائج رہے گی۔ اور اس مدت میں مرکزی اور صوبائی حکومتیں ایک قومی زبان کو رائج اور فروغ دینے کے لئے اقدامات کریں گی۔ مشترکہ یا جداگانہ نیابت کا فیصلہ نئے دستور کے تحت منتخب ہونے والی پہلی پاکستانی پارلیمنٹ کرے گی۔ تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کی مؤثر ضمانت دی جائے گی۔ اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کی حفاظت کی جائے گی۔ حکومت ایسے اقدامات کرے گی کہ مسلمان قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ قرآن کی تعلیم لازمی ہوگی۔ اسلامی اخلاقی معیار کو فروغ دینے کے لئے انتظامات کئے جائیں گے۔ زکوٰۃ، اوقاف اور مساجد کا انتظام کیا جائے گا۔ نیز عصمت فروشی، قمار بازی اور شراب نوشی ممنوع ہوگی۔

قاہرہ - ۹ر جنوری۔ قاہرہ ریڈیو نے آج اعلان کیا کہ وزیر اعظم کرنل ناصر ۱۶ر جنوری کو ایک پبلک جلسہ میں مصر کے نئے دستور کا اعلان کریں گے۔ مسودہ دستور میں ترمیم اور دستور کی منظوری کے لئے انقلابی کونسل کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

لاہور - ۹ر جنوری - ۲۷ر دسمبر کو ختم ہونے والے پندرہ دنوں پاکستان سے ۵۳۶۲ اشخاص ہندوستان آئے جبکہ اسی مدت میں ۳۲۰۰ اشخاص ہندوستان سے پاکستان گئے۔ یہ اعداد و شمار ان اشخاص کے ہیں جو واہگہ کے راستہ سے آنے جانے والوں کے ہیں اس طرح جولائی ۱۹۵۳ء سے جب اٹاری واہگہ کا راستہ کھولا گیا تھا ۲۷ر دسمبر تک اس راستہ سے جو پاکستانی اپنے رشتہ داروں سے ملاقات یا دوسری اغراض کے لئے ہندوستان آئے ان کی تعداد ۵۱۶۲۱۵ ہے اس کے مقابلہ میں اس مدت میں ۲۴۴۷۰۱ اشخاص ہندوستان سے مغربی پاکستان گئے۔

زبردست مارے اور رونے بھی نہ دے

(از چوہدری عبد القدیر صاحب واقف زندگی قادیان)

لکھنؤ کے ایک نیپالی کی عبارت پر مسلمانوں کے دل دکھے۔ چنانچہ انہوں نے احتجاج کیا۔ مسلمان اخباروں نے ایسے فرد کے خلاف لکھا کہ ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جانی ضروری ہے لیکن اخبار پرتاپ کے مہاشہ کرشن صاحب نے اس معاملہ میں جو پارٹ ادا کیا ہے۔ وہ نہ ایک شریف ہندو کا ہے نہ ایک شریف اخبار نویس، نہ ایک شریف ہندوستانی اور نہ ایک شریف انسان کا ہے۔ کیونکہ ایک شریف ہندو یا اخبار نویس یا ہندوستانی یا انسان کسی کے مذہبی پیشوا کی توہین کرنے والے کی طرف سے کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔ مہاشہ جی نے جہاں نیپالی کی وکالت کرتے ہوئے اسے انجان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہاں مسلمانوں کو رگڑنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ بولے کیوں؟ ان کے اخبارات نے اس معاملہ کے خلاف کیوں لکھا؟ وجہ یہ قرار دی کہ مسلمانوں کے ایسا کرنے سے ہندوستان کی بے عزتی ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ مسلمان ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہیں۔ ذرا سی بات پہ شور مچا دیتے ہیں۔ ذرا مہاشہ جی سے کوئی پوچھے تو سہی کہ جناب مہاشہ صاحب اگر آپ کے نام یا آپ کے نفسی بزرگان کے نام یا آپ کے مذہبی بزرگان کے نام کی کوئی اس طرح توہین کرتا تو کیا آپ کو تکلیف نہ ہوتی۔ دکھ نہ ہوتا؟ ہوتا اور ضرور ہوتا۔ تو پھر ہم ہمارے مسلمانوں پر کیوں برس رہے ہیں۔ ایک تو ہمیں دکھ دیا گیا دوسرے آپ لاٹھی لے کے پیچھے ہو گئے ہیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

پھر یہ بات کہ احتجاج کرنا یا حکومت کو کسی امر کی طرف توجہ دلانا اگر ہندوستان کی بے عزتی کا باعث بنتا ہے تو ہندوستان کو سب سے زیادہ بے عزت کرنے والوں میں شامل مہاشہ جی کا نام سر فہرست ہی ہوگا کیونکہ یہ تو کسی دوسرے کو زندہ دیکھ ہی نہیں سکتے۔ کسی کو سانس آیا انہوں نے شور مچا دیا نیز یہ پنجاب میں تو ہمیشہ ہی سے فرقہ وارانہ جذبات کو ابھار کر غلط طور پر فائدہ اٹھانا انہی کا طرہ امتیاز ہے اب بھی اس ضمن میں یہ کمی نہیں آنے دے رہے۔ مالابار کے مسلمانوں کی اور پنجاب کے سکھوں کی فرقہ وارانہ کا علم انہیں دور بیٹھے بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمسایہ کے مہاسبھائی اور جن سنگھی [illegible] ہوں کے متعلق کیا مجال جو ایک لفظ بھی لکھ جائیں۔ بلکہ خود ان میں شامل ہونے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔

کیا مہاشہ جی کا فرض نہ تھا کہ اس نیپالی کے فعل سے بیزاری کا اظہار کر کے مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے اور آئندہ کے لئے حکومت سے درخواست کرتے کہ کسی کے مذہبی رہنما کی بے حرمتی کرنے والوں کو چھوڑا نہ جائے تاکہ ایسے افعال کی حوصلہ افزائی نہ ہو۔ اور یہ ختم ہو سکیں۔ جیسا کہ کئی غیر مسلم اخبارات نے کیا ہے مثلاً ریاست دہلی۔ لیکن انہوں نے بیزاری کا اظہار تو کجا اس کی وکالت اور مسلمانوں کو کوسنا شروع کر دیا۔ کیا یہ فعل امن کے قیام کا باعث بن سکتا ہے؟ کیا ایسا کرنے والے امن پسند کہلا سکتے ہیں کیا اپنے بارہ میں بھی ایسے سلوک کے کئے جانے کی صورت میں اسے یہ انصاف کہیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

تو کیا سب سے پہلے ضرورت نہیں کہ ایسے افراد کی اصلاح کی جائے تاکہ ملک بدامنی سے محفوظ رہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب اختیار ارباب جب اس قسم کے برے افعال کے انسداد کی تجویز کر کے اسے عملی جامہ پہنائیں گے۔ وہاں ایسے لوگوں کو بے جا حمایت کرنے سے روکنے کی تدابیر کریں گے۔ بصورت دیگر امن کے دعوے دعوے ہی رہیں گے۔ امن نصیب نہیں ہوگا۔

نئی دہلی ۹ر جنوری۔ وزیر صنعت مسٹر قانونگو کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے سرکاری حلقوں نے بتایا کہ امریکہ نے سیلاب زدہ علاقوں میں ۱۰ ہزار ٹن گندم اور ۱۰ ہزار ٹن چاول تقسیم کرنے کی پیشکش کی تھی۔ یہ پیشکش منظور کر لی گئی۔ بھارت سرکار نے اپنے سٹاک سے اتنا ہی اناج ریلیز کر دیا تقسیم ہو چکی ہے۔ اور امریکہ سے جو گندم اور چاول ملیں گے وہ بھارت سرکار سٹاک کرے گی۔

ایک قابلِ تقلید مثال

جماعت احمدیہ بنگلور نے اپنے انتظام اور اپنے خرچ پر دو مفید ٹریکٹ بزبان اردو شائع کئے ہیں اور تین ٹریکٹ بزبان انگریزی شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے یہ ایک نہایت نیک خیال ہے اور ہماری تمام جماعتوں کے لئے قابل تقلید ہے جن جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے اور تبلیغ اور اشاعت لٹریچر کا جذبہ ان کے اندر موجود ہے ان سب کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جگہ لٹریچر کی اشاعت کا انتظام کریں اگر وہ خود لٹریچر تیار نہ کرا سکتی ہوں تو نظارت ہذا کو لکھیں ان کو نئے لٹریچر کے لئے مسودات بھجوا دئے جائیں گے۔ احباب جانتے ہیں کہ ہماری جماعت میں سب سے بڑھ کر یہ توفیق مکرم حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن کو حاصل ہوئی ہے جنہوں نے اپنی جیب سے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے مفت لٹریچر شائع کر کے کروڑوں آدمیوں تک پیغام حق پہنچایا ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے ہزاروں افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اسی طرح ملاقادیان کی بعض دوسری جماعتیں بھی اپنے طور پر لٹریچر شائع کرتی رہتی ہیں۔ حال ہی میں نظارت ہذا کی درخواست پر مکرم جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنت کنٹہ نے ایک ڈیڑھ سو صفحہ کی کتاب ایک ہزار کی تعداد میں طبع کروائی ہے جو عقائد و تعلیمات کے نام سے شائع ہوئی ہے اس کتاب میں ہماری جماعت کے عقائد و تعلیمات درج ہیں۔ اس کی قیمت معمولی یعنی صرف دس آنہ رکھی گئی ہے جو دوست خریدنا چاہیں نظارت ہذا سے خرید سکتے ہیں۔

نظارت ہذا جماعت بنگلور اور حیدرآباد دکن کی ان تمام جماعتوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے جو صرف کثیر کے ساتھ لٹریچر کی اشاعت کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان